مئی ۲۰۲۵

پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات ونشریات کا جریدہ

جلد: 65 شمارہ: 05

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

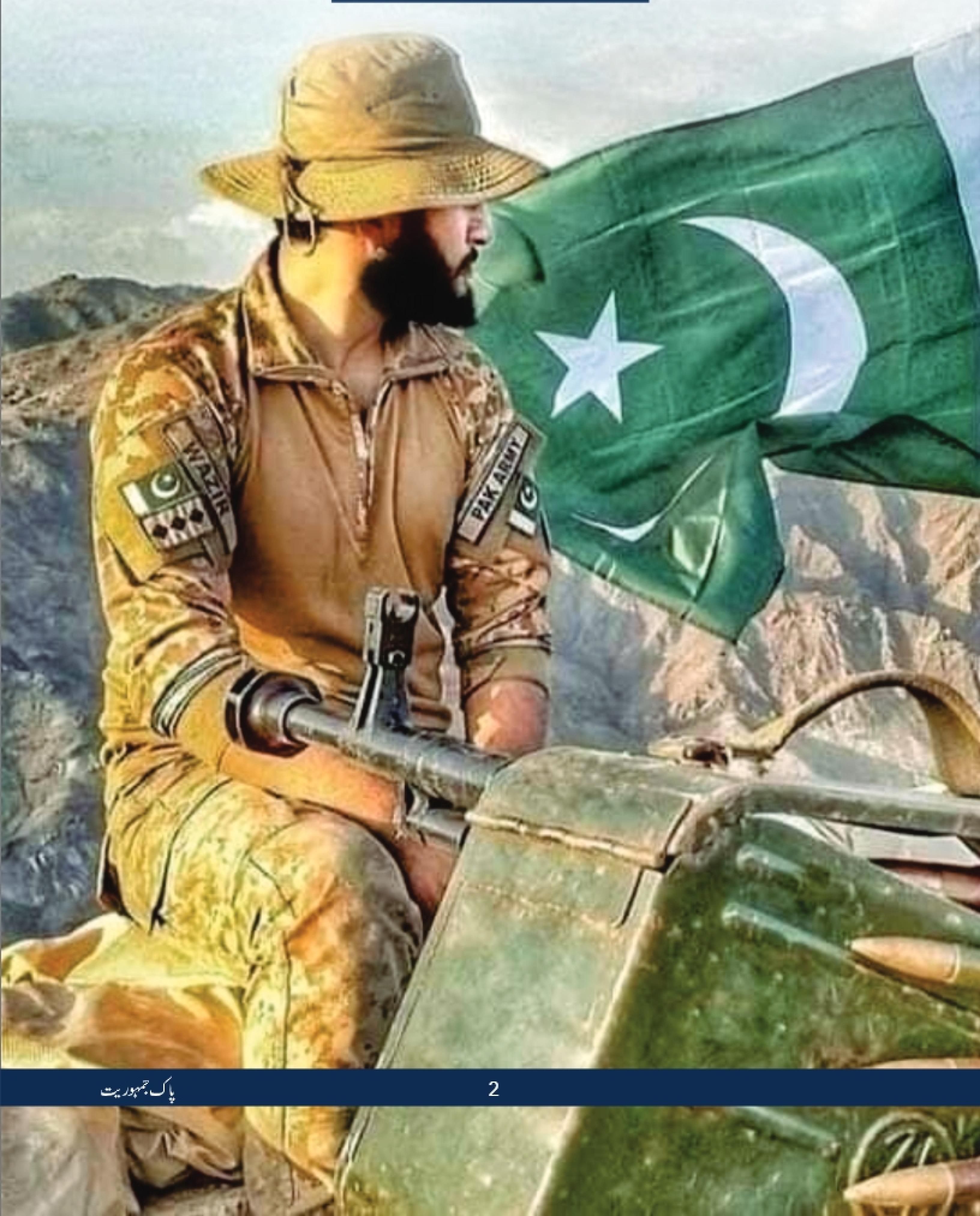
WAZIR
PAK ARMY

مئی ۲۰۲۵ء

پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات ونشریات کا جریدہ

جلد:65 شمارہ:05

اداریہ		۵
۱۔ کب رُکے گا بھارت کا جنگی جنون دریاؤں میں پانی بہے گا یا خون	محمد زکریا	۶
۲۔ پہلگام واقعہ: بھارت اور پاکستان کے لیے اسکے نتائج	امتیاز احمد تارڑ	۱۸
۳۔ عالمی توجہ کا مرکز	محمد زکریا	۲۴
۴۔ قدرتی پوشیدہ خزانہ، حکومت اور پاکستان	ناصر نقوی	۳۴
۵۔ یکم مئی	امتیاز احمد تارڑ	۴۰

نگران اعلیٰ: عمرانہ وزیر
نگران: ثمینہ فرزین
مینجنگ ایڈیٹر: شہیہ عباس

چیف ایڈیٹر: ماریہ رشید ملک
ایڈیٹر: مائرہ جاوید

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز،
291۔اے،ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور
انتظامیہ: 042-99333909
مدیر: 042-99333912
email:editor@pakjamhuriat.org

انتباہ

ادارے اور میگزین ''پاک جمہوریت'' کا مقصد عوام الناس کو آگاہ کرنا اور بہترین مواد مہیّا کرنا ہے۔ البتہ شمارے میں شامل تمام مضامین مصنفین کی ذاتی آراء پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا ادارے یا ادارے کے کسی فرد پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

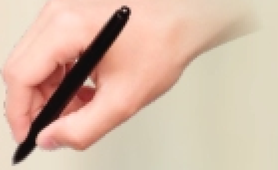

اداریہ

ہم مادرِ وطن کی خوشحالی اور سلامتی کے لیے دعا گو ہیں۔ بھارت نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ وہ اوچھے ہتھکنڈوں اور اشتعال انگیزی سے باز نہیں آتا۔ 22 اپریل کو پیش آنے والا پہلگام واقعہ حالیہ پاک- بھارت تنازعے کی چنگاری ثابت ہوا۔ مودی سرکار کی فاشسٹ حکومت نے اسی واقعے کو بنیاد بنا کر سندھ طاس معاہدے کو سرکاری طور پر کالعدم قرار دے دیا۔ پھر 7 مئی کو بھارت نے پاکستان کے خلاف ''آپریشن سندور'' کا آغاز کیا۔ یہ کشیدگی ایک مکمل جنگ میں تبدیل ہوگئی، جس کے جواب میں پاکستان نے 10 مئی کو ''آپریشن بنیانُ المرصُوص'' کا آغاز کیا۔ اور پاکستان کی بہادر اور ہر دم تیار بری، فضائیہ اور بحری افواج نے پاکستان کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے دنیا میں اپنی تاریخی فتح کا اعلان کیا۔

یہ سب اُس وقت ہوا جب پاکستان میں معدنیات کانفرنس جاری تھی اور ساری دنیا پاکستان کو سرمایہ کاری کے لیے ایک ممکنہ مرکز کے طور پر دیکھ رہی تھی۔ پاک- امریکہ تعلقات بہتر ہو رہے تھے اور ہم یومِ مزدور منا رہے تھے تاکہ اپنے محنت کش طبقے کو خراجِ تحسین پیش کر سکیں۔

شکریہ

ایڈیٹر پاک جمہوریت

کب رکے گا بھارت کا جنگی جنون
دریاؤں میں اب پانی بہے گا یا خون؟

محمد زکریا

مصنف، کالم نگار ہیں اور پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں

جنگی جنون میں مبتلا بھارت پورے جنوبی ایشیا کا امن خطرے سے دوچار کر رہا ہے۔22اپریل2025 کو ہونے والے پہلگام واقع کو بغیر کسی ثبوت کے پاکستان کے ساتھ جوڑنا اور حکومتی سطح پر اشتعال انگیز بیانات کسی بھی جمہوری ملک کیلئے نہایت شرمناک ہیں۔پہلگام واقع کو بنیاد بنا کر ہمسائے ملک کیخلاف کھلی جارحیت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ بھارت طاقت کے نشے میں اندھا ہو چکا ہے۔پاکستان کے ساتھ سندھ طاس معاہدے کی معطلی بھی بھارتی انتہا پسند سوچ کی واضح مثال ہے۔پاکستان ایک ذمہ دار ایٹمی اور دنیا کا مہذب ملک ہونے کے ناطے پوری دنیا کے سامنے شفاف اور معتبر تحقیقات کی پیشکش کر چکا ہے تاکہ دنیا کے سامنے اس حقیقت کو سامنے لایا جاسکے کہ پاکستان کا پہلگام واقع کیساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور پاکستان ہر قسم اور ہر سطح کی دہشتگردی کی مذمت کرتا ہے۔پاکستان کی مثبت سوچ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جعفر ایکسپریس سانحہ میں بڑے جانی و مالی نقصان کے باوجود نہ تو فوری بھارت پر الزام لگایا اور نہ ہی بھارت کیخلاف جنگی تیاری کا آغاز کیا۔

پاکستان، بھارت کے ساتھ مسئلہ کشمیر سمیت تمام تر مسائل باہمی افہام و تفہیم اور بات چیت سے حل کرنے کا قائل رہا ہے، پاکستان مہذب ہمسائیوں کی طرح برابری اور پروقار انداز میں بھارت کو کئی بار مذاکرات کی دعوت دے چکا ہے مگر بھارت شاید اپنے آپ کو جنوبی ایشیا کا تھانیدار سمجھ بیٹھا ہے۔پاکستان سائز میں بھارت سے کم ضرور ہے مگر ایک زندہ قوم ہونے کے ناطے کسی بھی سطح پر بھارتی تھانیداری سے ہرگز مرعوب نہیں ہوسکتا۔جب پاکستان نے غیر جانبدارانہ تحقیقات کی پیشکش کی تو بھارت کو جنگ میں کودنے کی کیا ضرورت تھی؟ دو ایٹمی قوتوں کا

جنگی میدان میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آنا کسی بھی صورت میں سود مند نہیں ہو سکتا۔ بھارت چونکہ ریاستی سطح پر دہشتگردانہ کارروائیوں میں ملوث رہا ہے اور حکومتی سربراہی میں پاکستان، افغانستان، کنیڈا، برطانیہ اور حتیٰ کہ امریکہ میں ٹارگیٹڈ کارروائیاں کر چکا ہے تو شاید امن کی بات انہیں سمجھ نہیں آرہی۔

بھات کی جانب سے بغیر سوچے سمجھے 6 اور 7 مئی کی درمیانی شب پاکستان پر بلاجواز حملہ، امن دشمن سوچ کو دنیا کے سامنے مزید عیاں کرتا ہے۔ بزدل دشمن کی جانب سے پاکستان میں 6 مقامات پر 24 سے زیادہ حملے کئے گئے جہاں مساجد، معصوم بچوں اور خواتین کو نشانہ بنایا گیا۔ جنگی اصولوں کے مطابق عبادت گاہوں، بچوں اور عورتوں پر حملے کو نہایت بزدلانہ اور شرمناک کارروائی سمجھا جاتا ہے، مگر بھارت نہ تو کسی اصول کو مانتا ہے نہ ہی بزدلانہ کارروائیوں سے باز آتا ہے۔ اس بلاجواز حملے کے نتیجہ میں 31 سے زائد معصوم پاکستانیوں نے جام شہادت نوش کیا اور 57 سے زائد شہری زخمی ہوئے۔ پاکستانی فورسز نے بروقت، مؤثر اور منہ توڑ جواب دیتے ہوئے دشمن کے 5 طیارے زمین بوس کئے جن میں 3 رافیل طیارے بھی شامل تھے۔ بھارت جس طرح 2019 میں دنیا کے سامنے فضائی میدان میں ذلیل ہوا اسی طرح 2025 میں بھی عالمی سطح پر ذلالت کے کئی ریکارڈ اپنے نام کر چکا ہے، بھارتی ڈھٹائی اور بے شرمی ہے کہ کم ہونے کا نام نہیں لیتی۔

پاکستان کی مثبت سوچ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جعفر ایکسپریس سانحہ میں بڑے جانی و مالی نقصان کے باوجود نہ تو فوری بھارت پر الزام لگایا اور نہ ہی بھارت کیخلاف جنگی تیاری کا آغاز کیا۔

عالمی سطح پر بھارتی حملے کو شرمناک، بزدلانہ، مجرمانہ اور جارحیت پسندی جیسے گھٹیا الفاظ سے جوڑا گیا ہے۔ سفارتی میدان میں بھارتی حملے کو دنیا بھر میں انتہائی تشویشناک قرار دیا گیا ہے اور پاکستانی مسلح افواج اور قوم کے ذمہ دارانہ روائیوں پر عالمی میڈیا کی جانب سے حوصلہ افزا اور قابل تحسین رپورٹنگ کی گئی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھارت اور پاکستان کے درمیان حالیہ تنازعے کو "افسوسناک" قرار دیا اور امید ظاہر کی ہے کہ جوہری ہتھیاروں سے لیس دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان کشیدگی "بہت جلد" ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ "میرے خیال میں، ماضی کے کچھ واقعات کی بنیاد پر، لوگ جانتے تھے کہ کچھ ہونے والا ہے۔ وہ ایک طویل عرصے سے لڑ رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ کئی دہائیوں بلکہ صدیوں سے لڑ رہے ہیں"۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے کہا ہے کہ "چند گھنٹے قبل بھارت نے پاکستانی علاقے میں نو مقامات کو نشانہ بنانے کا اعلان کیا ہے اور انتونیو گوتریس بھارتی فوجی حملوں پر 'بہت فکر مند' ہیں"۔ چین کی جانب سے اس حملے کو قابل افسوس قرار دیا گیا جبکہ درجنوں ممالک کی جانب سے زور دیا گیا کہ دونوں ممالک افہام و تفہیم اور بات چیت سے مسائل کے حل کا راستہ تلاش کریں۔

حملے میں فرانس کی طیارہ ساز کمپنی ڈیسے Dassault کے رافیل طیاروں سے چھوڑے گئے میزائیل، اسکیلپ (SCALP) اور

ہیمر (HAMMER) استعمال کیے گئے۔ یہ دونوں طویل رینج والے فضا سے زمین پر مار کرنے والے میزائیل ہیں۔ اسکلیپ 1300 کلو وزنی میزائیل ہے جس پر 400 کلو وزنی بم (وار ہیڈ) نصب ہوتا ہے۔ حد مار 550 کلو میٹر اور رفتار میک 0.95 ہے (میک رفتار کی ایک اکائی ہے جو یہ بتاتی ہے کہ کوئی جسم آواز کی رفتار کے پیمانے سے کتنی تیزی سے سفر کر سکتا ہے۔

آواز کی رفتار 1235 کلو میٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ لہذا اگر کسی طیارے یا میزائل کی رفتار ایک میک ہے تو وہ 1235 کلو میٹر فی گھنٹہ ہو گی۔) ہیمر بھی ایک بڑا میزائیل ہے جس پر 125 کلو تا 1000 کلو کے بم نصب کرنا ممکن ہے۔ اس کی حد مار 70 تا 90 کلو میٹر اور رفتار میک 1.4 ہے۔ ممکن ہے کہ ایس یو۔30 اور مگ۔29 بھارتی جنگی طیاروں سے بھی طویل رینج والے فضا سے زمین پر مار کرنے والے میزائیل استعمال کیے گئے ہوں۔ ان پر بھی تین چار اقسام کے ایسے میزائیل نصب ہوتے ہیں۔

یہ وہی رافیل ہیں جن کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے 27 فروری 2019 کو پاک فضائیہ کے ہاتھوں بدترین ہزیمت اُٹھانے کے بعد کہا تھا، ''آج اگر ہمارے پاس رافیل ہوتے تو ہمارا یہ حال نہ ہوتا'' ایک ایس یو۔30 اور ایک مگ۔29 شامل ہیں۔ ان کو پاکستانی طیاروں، جے۔17 بلاک تھری اور جے۔10 سی میں لگے فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائیلوں، پی ایل۔15 اور پی ایل 12 کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ ان طیاروں میں جدید ریڈار نصب ہیں۔ جے۔17 بلاک تھری کا 7A-KLJ ریڈار اپنے میزائیل کو 170

کلومیٹر جبکہ جے۔10 سی کا KLJ-10 ریڈار 50 کلومیٹر دور اڑتے دشمن طیارے تک گائیڈ کرتا ہے۔اس دوران بھارتی ڈرون اور دیگر اڑن ہتھیاروں کو بھی تباہ کیا گیا۔

بزدل دشمن بھارت نے بہاولپور کے علاقے 'احمد پور شرقیہ '، کوٹلی، مریدکے، بہاولپور اور مظفرآباد کے مقامات پر فضائی حملے کیے"۔ بعدازاں وزیراعظم شہباز شریف کی زیرِ صدارت قومی سلامتی کمیٹی کا اہم اجلاس ہوا جس میں مسلح افواج کو مناسب کارروائی کے مکمل اختیارات دے دیے گئے۔اسحاق ڈار نے کہا کہ دنیا سے ہمارا وعدہ تھا کہ ہم جنگ میں پہل نہیں کریں گے، بھارت نے ہماری اولین آبادی اور مساجد کو نشانہ بنایا۔ بھارت کا آبی ذخائر پر حملہ سب سے سنگین خلاف ورزی ہے،اقوام متحدہ اور سیکیورٹی کونسل کو تمام حقائق سے آگاہ کر دیا گیا ہے، بھارتی قونصل جنرل کو طلب کر کے ڈیمارش کیا ہے، ہم امریکا سمیت تمام ممالک سے رابطے میں ہیں۔ پاکستان پہلگام واقعے کی آزادانہ تحقیقات کی پیشکش کر چکا ہے، اب تک مثبت جواب نہیں ملا، اگر ہمارے ہاتھ صاف نہ ہوتے تو ہم یہ آزادانہ تحقیقات کی پیش کش نہ کرتے، پاکستان کو برتری حاصل ہے، ہم نے پہل بھی نہیں کی اور حملہ بھی نہیں کیا۔

بھارتی حکومت نے بزدلانہ حملے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ کچھ دیر قبل بھارتی مسلح افواج نے آپریشن 'سندور' کا آغاز کیا اور پاکستان اور آزاد جموں وکشمیر میں انفرااسٹرکچر کو نشانہ بنایا جہاں سے اس نے ہمیشہ کی طرح بے بنیاد الزام عائد کیا ہے کہ بھارت کے خلاف دہشت گرد حملوں کی منصوبہ بندی اور ہدایت جاری کی گئی تھی۔

یہ وہی رافیل ہیں جن کے بارے میں بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے 27 فروری 2019 کو پاک فضائیہ کے ہاتھوں بدترین ہزیمت اُٹھانے کے بعد کہا تھا، ''آج اگر ہمارے پاس رافیل ہوتے تو ہمارا یہ حال نہ ہوتا۔''

بھارت کا سول وعسکری حکمران طبقہ سمجھ رہا تھا کہ جس طرح اسرائیل غزہ کو ملیامیٹ کر رہا ہے، وہ بھی پاکستان کو خاکم بدہن گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے گا۔نجانے وہ کیوں بھول گیا کہ غزہ اور پاکستان میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پاکستانی آرمڈ فورسز کا شمار دنیا کی بہترین افواج میں ہوتا ہے اور اس کے پاس ہر قسم کا اسلحہ بھی موجود ہے۔ پھر پاکستان ایٹمی ہتھیار بھی رکھتا ہے۔ بھارتی حکمران طبقے کے غرور تکبر، جنگجوئی اور احمقانہ پن سے خدانخواستہ ایٹمی جنگ کا آغاز ہوا تو بھارت بھی صحیح سالم نہیں بچے گا۔ ظاہر ہے، پاکستان اپنے دفاع اور اپنی زراعت کے تحفظ کیلئے کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔ بھارتی حکمران اپنے پاگل پن کی وجہ سے اپنے 1 ارب 46 کروڑ عوام کی زندگیاں خطرے میں ڈال رہا ہے۔ یہ حکمران کروڑوں بھارتیوں کو تو بھوک، بیماری، جہالت اور غربت سے نجات تو نہیں دلا سکے مگر پڑوسیوں سے جنگ کرنا اپنی آن وشان سمجھتے ہیں۔

بھارت کے حالیہ میزائیل حملے نے ایک بار پھر یہ امر واضح کر دیا کہ دورِ جدید کی عسکریات میں ''فضائی میدان'' نے بڑی اہمیت حاصل

کر لی ہے۔اس فضائی جنگ کے دو بڑے شعبے ہیں: ''فضائی حملہ'' اور ''فضائی دفاع''۔ان دونوں میں پاکستانی عسکری سائنس وٹیکنالوجی کی کارکردگی عمدہ ہے اور وہ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ہے۔فضائی حملے شعبے کے سلسلے میں پاکستانی ہنرمند طویل اور مختصر فاصلے تک مار کرنے والے مختلف اقسام کے بلاسٹک، کروز اور اینٹی ٹینک وشپ میزائیل تیار کر چکے ہیں۔ پاکستانی کروز میزائیل ''بابر'' زمین، فضا اور سمندر سے چھوڑا جا سکتا ہے۔افواج پاکستان چین وامریکی ساختہ میزائیل بھی رکھتی ہیں۔ جے۔10، جے ایف۔17، ایف۔16، میراج سوم، میراج 5 اور ایف۔7 طیارے بھی فضائی حملے شعبے میں شامل ہیں اور وہ ریڈار اور اواکس ہوائی جہاز بھی جو ٹارگٹ تک پہنچنے میں طیارے یا میزائیل کی رہنمائی کرتے ہیں۔جبکہ الیکٹرونک جنگ وجدل (وار وئیر) والے ہوائی جہاز بھی اسی شعبے کا حصہ ہیں جو دشمن کے ریڈار جام کرنے کی سعی کرتے ہیں۔

فضائی جنگ کے شعبہ حملے کو دیکھا جائے تو جنگی طیاروں کے معاملے میں پاک وبھارت ہم پلہ ہیں۔ بھارتی فضائیہ 580 جبکہ پاک فضائیہ 599 جنگی طیارے رکھتی ہے۔ڈیسے رافال اور ہال تی جس بھارت جبکہ جے۔10 سی اور جے ایف۔17 بلاک تھری پاکستان کے جدید ترین طیارے ہیں۔ بھارت امریکہ یا فرانس سے اسٹیلتھ طیارے خریدنے کی کوشش کر رہا ہے۔ایسی صورت میں پاکستان کو بھی چین سے اسٹیلتھ طیارے حاصل کرنے پڑیں گے تاکہ اس جنگی طیاروں کے شعبے میں طاقت کا ترازو متوازن رہے۔مزید براں پاکستان ترکی کے تعاون

سے اس سسٹم کے ہم پلہ اینٹی میزائیل نظام بھی ایجاد کرسکتا ہے۔یوں فضائی دفاع کے شعبے میں بھی پاکستان اور بھارت کا توازن برابری کی سطح پر آجائے گا۔

دفاعی اخراجات میں سرفہرست ممالک میں امریکہ، چین، روس، جرمنی، بھارت، برطانیہ،سعودی عرب، یوکرین، فرانس اور جاپان شامل ہیں۔گلوبل فائر پاور انڈیکس کے مطابق پاکستان کے پاس6,54,000 فعال فوجی، 5,00,000 نیم فوجی اہلکار، اور 5,50,000 ریزرو اہلکار موجود ہیں۔ اس کے برعکس بھارت کے فعال فوجی اہلکاروں کی تعداد 14,55,550، نیم فوجی اہلکار 25,27,000،اور ریزرو اہلکار11,55,000 ہیں۔ہوائی قوت میں پاکستان کے پاس1,399 طیارے ہیں جن میں سے 328 جنگی طیارے اور373 ہیلی کاپٹر ہیں، جبکہ بھارت کے پاس2,229 طیارے، 513جنگی طیارے اور899 ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ زمینی فوجی اثاثوں میں پاکستان کے پاس2,627 ٹینک، 17,516 بکتر بند گاڑیاں، 662 خودکار توپیں، 2,629 گھسیٹنے والی توپیں، اور 600 موبائل راکٹ لانچرز ہیں۔

گلوبل فائر پاور کے مطابق اس کے مقابلے میں فہرست میں شامل145 ملکوں میں پاکستان کا نمبر12واں ہے۔ادارے کا کہنا ہے کہ یہ فہرست 55 مختلف عناصر کو دیکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہے۔اس میں جغرافیائی، معاشی، مقامی صنعت، قدرتی وسائل، کارکردگی، اور ملک کے پہلی، دوسری اور تیسری دنیا کے ملکوں سے تعلق کو بھی مدِنظر رکھا جاتا ہے۔بھارت اور پاکستان کے دفاعی بجٹ میں واضح فرق ہے۔سویڈش تھنک ٹینک سٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق2024 میں انڈیا نے دفاع پر پاکستان کے مقابلے میں نو گنا زیادہ رقم خرچ کی۔اس رپورٹ کے مطابق2025 میں انڈیا نے اپنے دفاع پر تقریباً86ارب ڈالر کے برابر رقم خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جبکہ پاکستان نے25-2024 کے مالی سال کے لیے مسلح افواج کے لیے10ارب ڈالر سے زیادہ رقم مختص کی ہے۔

رافیل معاہدہ ایک ایسے وقت پر ہوا ہے جب پہلگام حملے کے بعد انڈیا اور پاکستان کے درمیان کشیدگی اپنے عروج پر ہے۔اس معاہدے کی تاریخ پہلگام کے واقع سے پہلے اس مہینے کے اوائل میں ہی طے کر دی گئی تھی۔اس لڑائی میں کل125 جنگی طیاروں نے ایک گھنٹے سے زیادہ وقت تک کی ڈاگ فائٹ کی اور دونوں ممالک کی فضائیہ نے اپنی اپنی فضائی حدود کو نہیں چھوڑا۔میزائلوں کا تبادلہ بعض اوقات160 کلومیٹر(100 میل) سے زیادہ فاصلے پر ہوتا رہا۔ذرائع نے امریکی میڈیا کو بتایا کہ بھارتی فضائیہ کو بعض اوقات اہداف پر حملے کے لیے متعدد بار کوششیں کرنی پڑیں پاکستان نے ان علاقوں میں شہریوں کو ممکنہ اہداف کے بارے میں خبردار کرنے کی پوری کوشش کی، اور یہ کہ فوج نے شہری نقصانات کو کم سے کم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ کوئی بھی فریق اپنی فضائیہ کے پائلٹس کو سرحد کے پار بھیجنے کے لیے تیار نہیں تھا۔واضح رہے کہ2019 میں ڈوگ فائٹ کے دوران ایک بھارتی فضائیہ کا پائلٹ پاکستانی سرزمین پر پاک فضائیہ نے گرا دیا گیا تھا

اور اسے ٹی وی پر پیش کیا گیا تھا، جسے بعد میں بھارت کو واپس کیا گیا۔ یہ بھارت کیلئے ایک بڑی ذلت تھی۔

بڑھتی بھارتی جارحیت کے مؤثر سد باب کیلئے 10 مئی، علی الصباح پاک آرمی کی جانب سے آپریشن بنیان مرصوص کا آغاز کیا گیا ۔بنیان مرصوص' کے الفاظ مقدس کتاب قرآن کی ایک آیت سے لیے گئے ہیں جس کا مطلب 'سیسہ پلائی ہوئی دیوار' ہے۔قرآن کی سورہ الصّف کی چوتھی آیت ہے، جس میں کہا گیا ہے: کہ 'بے شک اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔اسی جذبے کے تحت اس آپریشن کا نام 'بنیان مرصوص' رکھا گیا ہے۔آپریشن کا آغاز پاکستان کی جانب سے 'فتح ون' میزائل چلا کر کیا گیا۔ فتح ون میزائل پاکستان کا جدید اور مختصر فاصلے تک مار کرنے والا ہتھیار ہے جس کی رینج 140 کلومیٹر تک ہے۔24 اگست 2021 کو مقامی طور پر تیار کردہ فتح ون راکٹ سسٹم کا تجربہ کیا گیا تھا۔

فتح ون پاکستان کا تیار کردہ زمین سے زمین پر مار کرنے والا گائیڈڈ میزائل ہے جو فتح سیریز کا حصہ ہے۔اس سیریز میں ایک اور میزائل فتح ٹو بھی شامل ہے۔ 400 کلومیٹر تک کے فاصلے پر مار کرنے والے اس میزائل میں اپنے ہدف کو ٹھیک ٹھیک نشانہ بنانے کی صلاحیت ہے۔فتح ون ہدف کے لحاظ سے 300–500 کلووار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

> **بڑھتی بھارتی جارحیت کے مؤثر سد باب کیلئے 10 مئی، علی الصباح پاک آرمی کی جانب سے آپریشن بنیان مرصوص کا آغاز کیا گیا۔ بنیان مرصوص' کے الفاظ مقدس کتاب قرآن کی ایک آیت سے لیے گئے ہیں جس کا مطلب 'سیسہ پلائی ہوئی دیوار' ہے۔**

مذکورہ آپریشن کے دوران بیاس میں واقع برہموس میزائل ڈپو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا جبکہ ادھم پور میں جدید ایس 400 فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بنا کر ناکارہ بنایا گیا۔ پٹھان کوٹ کا فضائی اڈہ بھی شدید حملے کی زد میں آیا، جس سے رن وے ناقابلِ استعمال ہو گیا اور وہاں موجود لاجسٹک ہیڈکوارٹر میں دھماکوں کے بعد آگ بھڑک اٹھی۔ پاکستانی فورسز نے جالندھر میں فضائی اڈے کو مسلسل درست نشانہ بنایا گیا، جس سے اس کا بنیادی انفراسٹرکچر شدید متاثر ہوا۔نکروٹہ میں ناردرن کمانڈ کی برہموس لانچ سائٹ کو تباہ کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں وہاں کی آپریشنل کمانڈ درہم برہم ہو گئی۔ پاکستانی شاہینوں نے اکھنور میں بریگیڈ ہیڈکوارٹر کو مفلوج کر دیا جب کہ ناردرن کمانڈ کے ہیڈکوارٹر کو نقصان پہنچا اور فضائی اڈے پر شدید حملے میں بیس سے زائد بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔

چندی گڑھ میں اسلحہ ڈپو کو غیر مؤثر بنایا گیا اور وہاں کے مواصلاتی نظام کو بھی متاثر کیا گیا۔سورت گڑھ اور سرسا میں فضائی اڈے مکمل طور پر تباہ کر دیے گئے، جبکہ جموں، بارہ مولہ، نکروٹہ اور راجوری سمیت متعدد مقامات پر کمانڈ اور لاجسٹک مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔عسکری ماہرین کے مطابق آپریشن کے دوران فضائی جنگ میں پاکستان کی افواج نے دشمن کے فضائی اثاثوں کو کامیابی سے غیر مؤثر بنایا اور نوے سے زائد بھارتی ڈرونز کو تباہ کر دیا۔ڈرونز کے ذریعے کیے گئے اندرونی حملوں کا دائرہ جموں و کشمیر، پنجاب، راجستھان، گجرات، ہریانہ اور دیگر حساس علاقوں تک

وسیع کیا گیا۔ سانبہ، اُڑی، نوگام، پونچھ، راجوری، بارہ مولہ اور نکروٹہ جیسے مقامات پر اہم تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا جبکہ پٹھان کوٹ، امرتسر، فیروزپور، فاضلکہ، جیسلمیر، بھُج، پوکھرن اور لاکھی نالہ جیسے سرحدی علاقوں میں بھی ڈرون کارروائیاں کی گئیں۔ ہریانہ کے حصار میں دہلی این سی آر کے قریب ایک بھارتی میزائل کو راستے میں روکا گیا۔

سائبر وارفیئر کے محاذ پر بھی پاکستان نے غیر معمولی برتری کا مظاہرہ کیا۔ دس ایس سی اے ڈی اے نیٹ ورکس کو ناکارہ بنا کر شمالی بھارت کے توانائی نظام کو مفلوج کیا گیا، جس کے نتیجے میں شمالی گرڈ کا ستر فیصد حصہ بند ہو گیا اور کئی شہری و دیہی علاقے بجلی سے محروم ہو گئے۔ انڈین ریلوے کا ڈیجیٹل نیٹ ورک تباہ ہونے سے ٹرانسپورٹ کا نظام درہم برہم ہو گیا، جبکہ دہلی گیس اور کشمیر الیکٹرک جیسے اہم شہری نظام بھی بند ہو گئے۔ ڈیجیٹل نفوذ کے دوران پانچ سو سات قیمتی ڈیوائسز کا ڈیٹا حذف کر دیا گیا، ڈیڑھ سو سے زائد حساس ڈیٹا بیسز چرائے گئے، پندرہ ای میل سرورز ہیک کر لیے گئے اور تیرہ اہم سرکاری ویب سائٹس یا تو مسخ کر دی گئیں یا مکمل طور پر ختم کر دی گئیں۔

اس آپریشن کو عسکری حکمتِ عملی کے اعتبار سے ایک بڑی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے، جس کے اثرات بھارت کے داخلی نظم و نسق اور جنگی صلاحیت پر آئندہ کئی مہینے تک محسوس کیے جاتے رہیں گے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ امریکی کی ثالثی میں پاکستان اور انڈیا کے درمیان 'فوری اور مکمل سیز فائر' پر اتفاق ہو گیا ہے۔

پاکستان کے نائب وزیرِ اعظم اسحاق ڈار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ 'پاکستان ہمیشہ خطے میں امن اور سلامتی کے لیے کوشاں رہا ہے

اور اپنی خودمختاری اور علاقائی سالمیت پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ دوسری جانب پر انڈیا کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کا کہنا ہے کہ انڈیا اور پاکستان نے ُفائرنگ اور فوجی کارروائی روکنے کے لیے ایک سمجھوتے پر اتفاق کیا ہے۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ انڈیا کا دہشتگردی کے خلاف ایک ٹھوس موقف ہے جو یہ اپنائے رکھے گا۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان 12 مئی کو دن 12 بجے (انڈین وقت کے مطابق) دوبارہ بات ہوگی۔ امریکی سیکریٹری خارجہ مارکو روبیو نے آرمی چیف جنرل عاصم منیر سے رابطہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ ُدونوں فریقین (پاکستان اور انڈیا) کشیدگی کم کرنے کے طریقے ڈھونڈیں۔ انھوں نے مستقبل میں تنازع سے بچنے کے لیے ُبات چیت کا آغاز کرنے کے لیے امریکی ثالثی کی پیشکش بھی کی۔

وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ یہ دن اللہ رب العزت کے حضور سجدہ شکر بجالانے، افواج پاکستان کی بے مثال بہادری کو خراج تحسین پیش کرنے اور پوری قوم کے حوصلے اور وحدت کو سراہنے کے لیے منایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن بنیان المرصوص نے دشمن کی جارحیت کو مؤثر اور بھرپور جواب دیا اور پاکستان نے ہر محاذ پر برتری ثابت کی، ہم اس کامیابی پر اللہ تعالی کے شکرگزار ہیں، جس نے ہمیں سرخرو فرمایا۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ دشمن کی جارحیت کے باوجود پاکستان نے صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا لیکن مکمل تیاری کے ساتھ اپنے دفاع کو یقینی بنایا۔ شہباز شریف نے کہا کہ قوم بالخصوص علمائے کرام کل پورے ملک میں اجتماعی دعاؤں اور نوافل کا اہتمام کریں، اللہ تعالیٰ کا شکرادا کریں اور شہدائے اور غازیوں کے لیے خصوصی دعائیں کریں۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ افواج پاکستان کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا، قوم ان کے

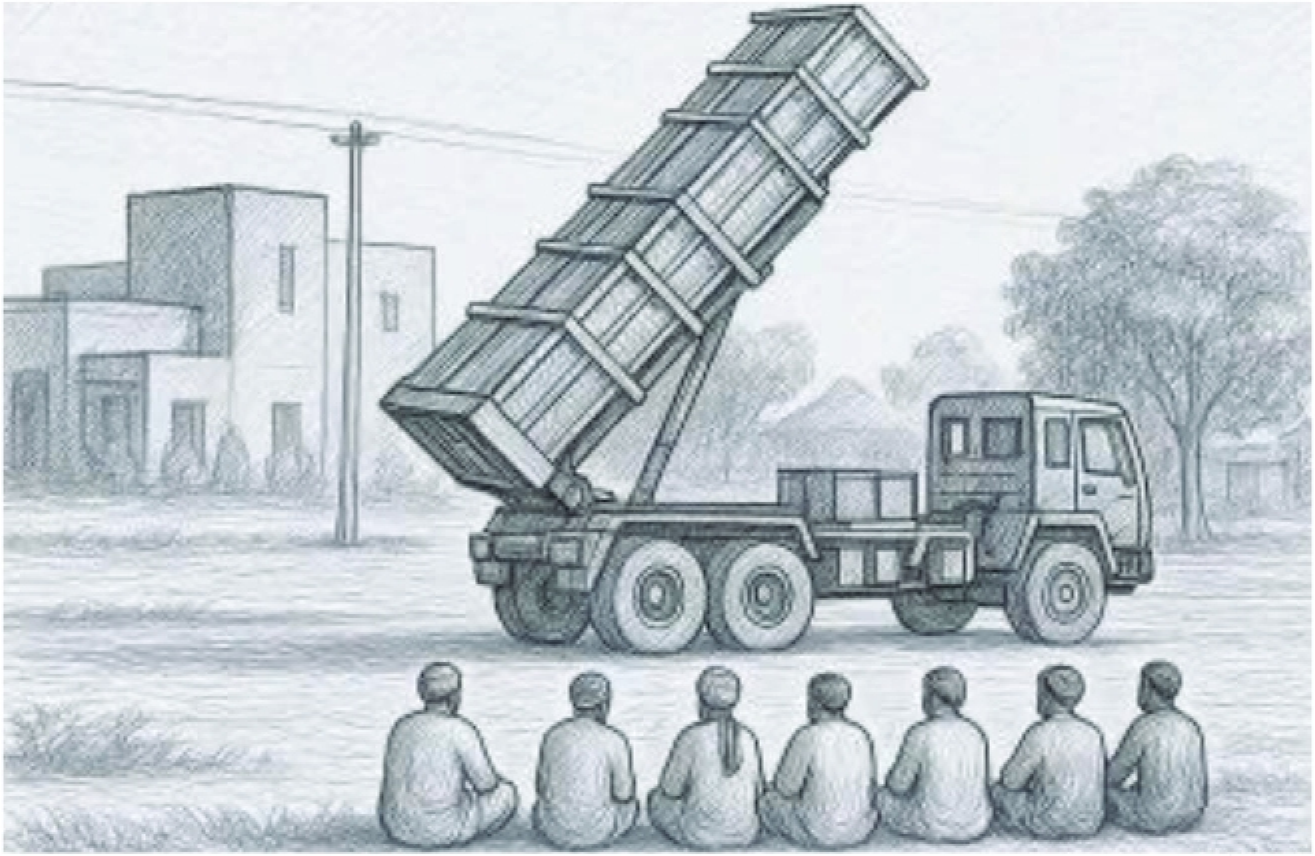

شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

کیا جدید دنیا میں ایسے ہی کوئی ملک کسی پر اپنے ہاں کے کسی واقعے کا الزام لگا کر خود 'سزا' سنا دینے کا اختیار رکھتا ہے، لیکن ہندوستان کی جانب سے ہر مرتبہ یہی وتیرہ رہا ہے اور اب وہ ان واقعات کو بنیاد بنا کر 'لائن آف کنٹرول' سے نکل کر ہماری بین الاقوامی سرحدوں کے اندر دخل اندازی سے بھی باز نہیں آ رہا، جو اس خطے کے امن وامان کے لیے نہایت سنگین خطرہ ہے۔ بھارت اور پاکستان پر جنگ کے بادل گھرے ہوتے جا رہے ہیں۔ بھارت پہلگام کے واقعہ کو بنیاد بنا کر پاکستان کے خلاف دہشت گردی کے بیانیے کا مقدمہ تیار کر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک بھارت نے کوئی ٹھوس، شفاف اور واضح ثبوت پیش نہیں کیے۔ پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں اور ہمسایوں میں اگر تنازعات جنم لیں تو اس کا علاج سیاسی اور سفارتی سطح پر تلاش کرنا ہی ہماری حکمت عملی کا حصہ ہونا چاہیے۔ جب ایسے حالات میں جہاں ہم اپنی معیشت کی بنیاد پر آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو پھر جنگ یا تنازعات میں شدت کو پیدا کرنا ہماری ترجیحات کا حصہ نہیں ہونا چاہیے۔

بھارت نے آبی جارحیت کے ناپاک عزائم جو ظاہر کیے ہیں، ان کی وجہ سے کشیدگی میں اضافہ یقینی ہے۔ ہزاروں سال سے بہتے پانی کو روکنا اور وہ بھی ایسے معاہدے کے بعد جو عالمی بینک کی ثالثی میں ہوا ہو، نہ تو اخلاقی سطح پر اور نہ ہی سیاسی سطح پر قابل قبول ہے۔ زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور زراعت کا سارا دارومدار پانی پر ہے، پنجاب اور سندھ کو ریگستان بنانے کے بھارتی خواب نہ کبھی پہلے سچ ہوئے تھے اور نہ ہی آئندہ ہوں گے۔ بھارت کو سندھ طاس معاہدہ کے تحت پاکستانی پانی ہر حال میں چھوڑنا ہوگا، معاہدے کی خلاف ورزی عالمی سطح پر بھی بھارتی تشخص مزید دھندلا دے گی اور پاکستان تو نہایت واشگاف الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ پانی روکا گیا تو پھر خون بہے گا۔ بھارت کو

ہوش کے ناخن لیتے ہوئے پہلگام واقع کی عالمی ممالک پر مشتمل کمیشن کی زیرِ نگرانی تحقیقات کی پیشکش قبول کرتے ہوئے عالمی امن کو بحال رکھنے میں اپنا کردار نبھانا ہوگا۔ سندھ طاس معاہدہ کی خلاف ورزی مسائل کا حل نہیں ہے بلکہ مزید مسائل میں اضافہ کی بڑی وجہ بن سکتا ہے۔ بھارت کو مہذب ہمسائیوں کی طرح ہٹ دھرمی کی بجائے زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا ہوگا۔ دو جوہری طاقتوں کے درمیان جنگ کسی بھی طرح عقلمندانہ فیصلہ ہرگز نہیں ہوگا۔ وادی کشمیر کو جیل بنانے کی بجائے آزادی جیسی انمول نعمت سے نوازنا ہوگا، سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے مطابق کشمیریوں کو حق خودارادیت دینا ہوگا، انہیں پورا حق حاصل ہے کہ وہ آزادانہ طور پر بھارت سے الحاق کریں، پاکستان سے الحاق کریں یا پھر اپنی الگ آزاد ریاست تشکیل دیں۔ بھارت عالمی معاہدوں اور قراردادوں کی کھلی خلاف ورزی کر کے عالمی سطح پر مزید مکارانہ چالیں نہیں چل سکتا۔ جمہوری ملک ہونے کے ناطے کشمیریوں اور سکھوں کو اپنے لئے آزاد ملک کی تشکیل کا پورا حق ہے اور بھارت جمہور کی خواہشات کے برعکس نہ تو اپنے ملک کی سلامتی یقینی بنا سکتا ہے اور نہ ہی جنوبی ایشیا کو ترقی یافتہ، پرامن اور مستحکم خطے میں تبدیل ہوتے دیکھ سکتا ہے۔ جنگیں کبھی بھی مسائل کا حل نہیں رہی، اور پھر جب مدمقابل ایٹمی ملک ہو تو جنگ کا خیال بھی بڑی تباہی کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ آئیں! دنیا کے دیگر مہذب ممالک کی طرح ایک دوسرے کی بجائے غربت اور افلاس کیخلاف جنگ کریں۔ الزام تراشیوں کی بجائے حقائق پر بات کریں، محض سیاسی فائدے اور کھوکھلے نعروں کی تکمیل کیلئے امن وامان کو خطرات سے دوچار کرنا کسی بھی مہذب قوم کو زیب نہیں دیتا۔ بھارتیوں کو بھی ہندوتوا سوچ کی حوصلہ شکنی کیلئے مودی اور آر ایس ایس نظریات کیخلاف آواز اٹھانا ہوگی، اسی میں بقائے باہمی ہے، مسجدوں پر حملہ کر کے، مندروں کو کسی صورت محفوظ نہیں رکھا جا سکتا ہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

پہلگام واقعہ: بھارت اور پاکستان کے لیے اس کے نتائج

محمد زکریا

مصنف، کالم نگار ہیں اور پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں

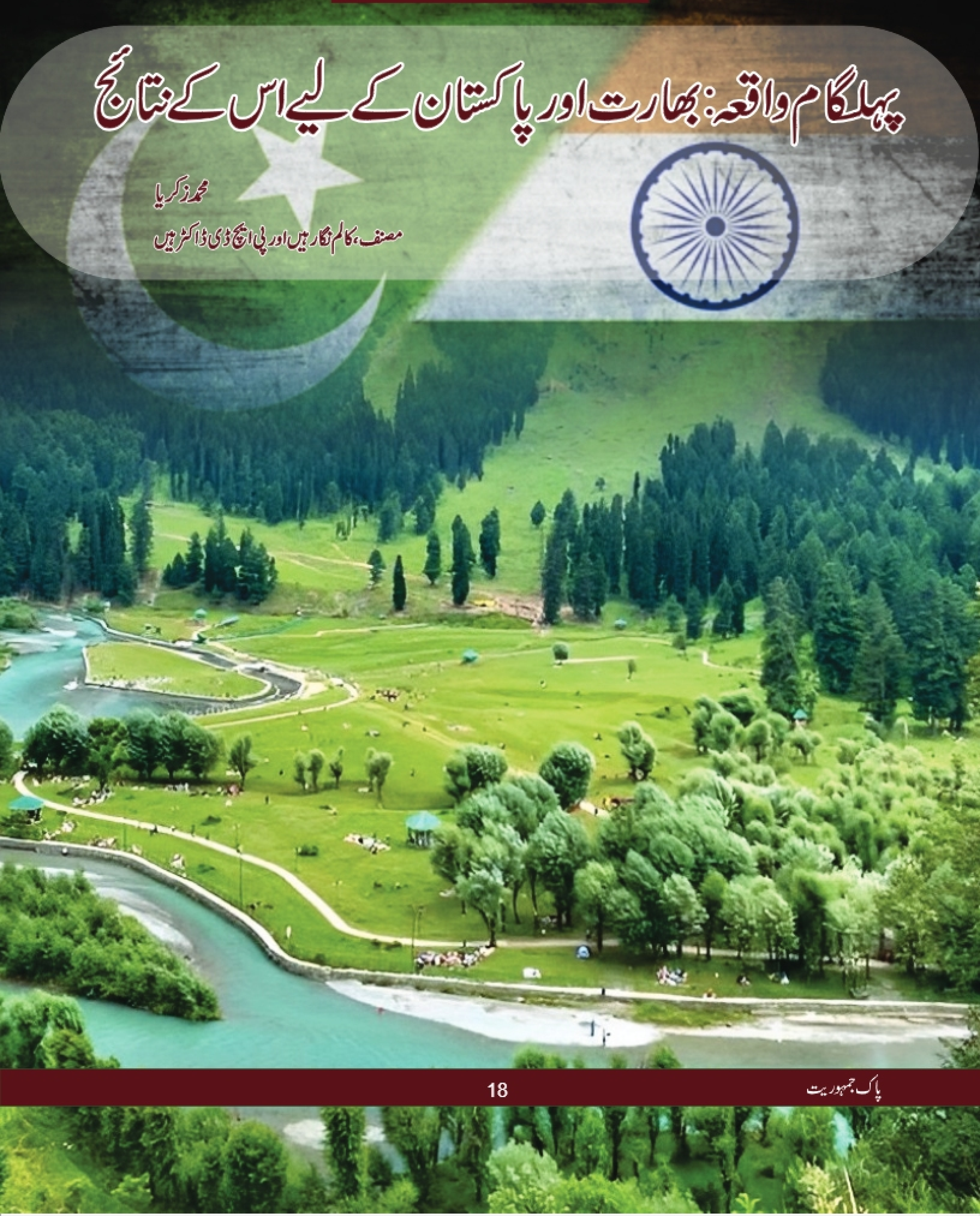

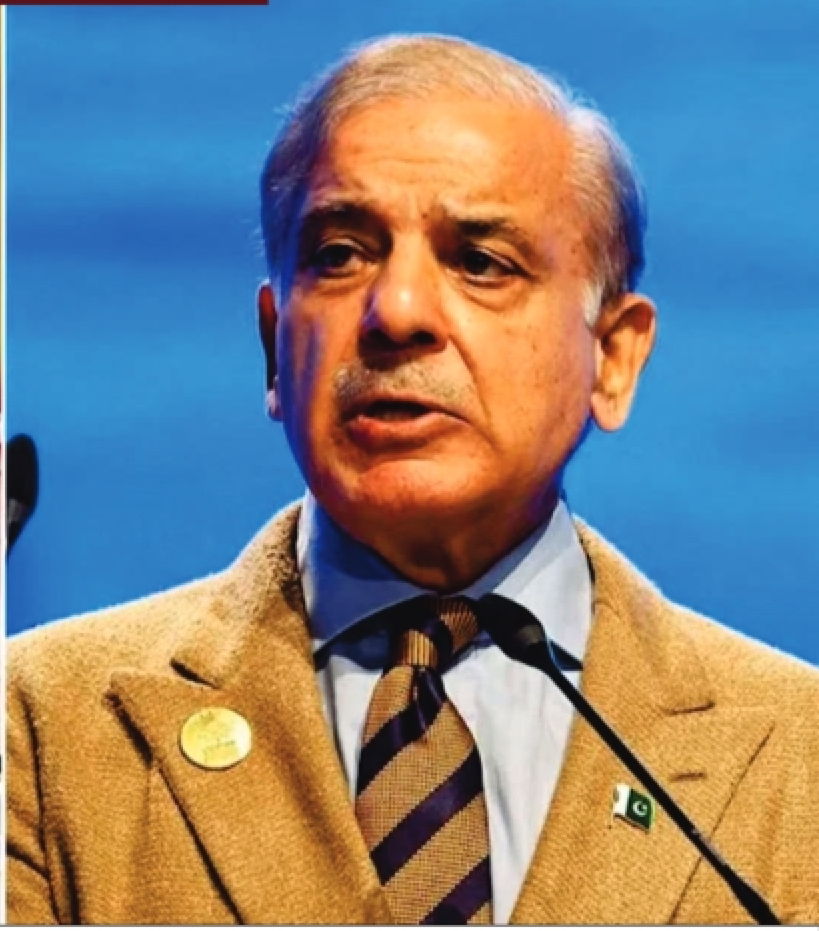

14 فروری 2019 کو جموں و کشمیر کے علاقے پلوامہ میں ایک خودکش بم دھماکہ ہوا، جس میں بھارت کے نیم فوجی دستے کے 40 سے زائد اہلکار ہلاک ہوئے۔ یہ واقعہ ایک نوجوان کشمیری کی جانب سے انجام دیا گیا، جسے مبینہ طور پر بھارت کی کشمیر پالیسی، ظلم و ستم اور مزاحمت کی تحریک نے انتہا پر پہنچایا۔ بھارت نے بغیر کسی ثبوت کے فوراً اس کا الزام پاکستان پر عائد کر دیا، جس کے بعد دونوں جوہری طاقتوں کے درمیان شدید تناؤ پیدا ہو گیا۔

بھارت نے فوری طور پر الزام عائد کیا کہ حملہ آور کو پاکستان میں موجود کالعدم تنظیم جیشِ محمد نے تربیت دی۔ بھارت نے عالمی سطح پر پاکستان کو بدنام کرنے کی مہم شروع کی۔ پاکستان نے نہ صرف اس الزام کی تردید کی بلکہ واقعے کی تحقیقات کی پیشکش بھی کی۔ اس وقت کے وزیراعظم پاکستان عمران خان نے کھلے عام کہا تھا کہ اگر بھارت ثبوت دے تو پاکستان مکمل تعاون کرے گا۔

امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دیگر عالمی طاقتوں نے دونوں ممالک سے تحمل کی اپیل کی، لیکن پسِ پردہ بھارت کی حمایت میں آوازیں بلند ہوئیں۔ تاہم چین نے متوازن رویہ اختیار کیا۔ 26 فروری 2019 کو بھارتی فضائیہ نے خیبر پختونخواہ کے علاقے بالاکوٹ میں حملہ کیا۔ بھارت کا دعویٰ تھا کہ اس نے جیشِ محمد کے کیمپ تباہ کر دیے۔ لیکن آزاد ذرائع اور بین الاقوامی میڈیا کے مطابق وہاں نہ کوئی کیمپ تھا نہ کوئی جانی نقصان ہوا۔ اگلے ہی دن 27 فروری کو پاکستان نے بھرپور جواب دیا۔ پاک فضائیہ نے بھارتی حدود میں داخل ہو کر فوجی اہداف کو لاک کیا لیکن

دانستہ طور پر نشانہ نہیں بنایا۔ اس دوران دو بھارتی جنگی طیارے مار گرائے گئے، جن میں سے ایک کے پائلٹ ونگ کمانڈر ابھینندن کو گرفتار کیا گیا۔ پاکستان نے جذبہ خیر سگالی کے تحت بھارتی پائلٹ کو رہا کر کے عالمی سطح پر ایک سفارتی فتح حاصل کی، اور دنیا کو دکھایا کہ پاکستان امن چاہتا ہے۔

لیکن اس کے باوجود لائن آف کنٹرول پر شدید گولہ باری کا سلسلہ کئی ہفتے جاری رہا۔ دونوں طرف درجنوں فوجی اور شہری جان بحق ہوئے۔ دونوں ممالک نے فوج کو ہائی الرٹ کیا، فضائی حدود کو بند کیا، بحریہ اور میزائل سسٹمز کو الرٹ کر دیا گیا۔ بھارت نے میزائلوں کو لوڈ کیا جبکہ پاکستان نے بھی فوری جوابی اقدامات کیے۔

بھارتی میڈیا نے جنگی جنون کو ہوا دی، جبکہ پاکستان میں بھی جذباتی کیفیت پیدا ہوئی۔ عوامی سطح پر دونوں ممالک میں ایک دوسرے کے خلاف شدید جذبات ابھرے، خاص طور پر بھارت میں جنگ کو "ووٹ بینک" کے لیے استعمال کیا گیا۔ فضائی حدود کی بندش سے پاکستان کو تقریباً 8 اعشاریہ 5 ارب روپے کا نقصان ہوا۔ ایئر انڈیا سمیت بھارتی ایئر لائنز کو بھی کروڑوں ڈالرز کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ بھارت نے پاکستان سے تجارتی تعلقات منقطع کر دیے۔ پاکستان نے بھی بھارت سے تمام درآمدات بند کر دیں، جس سے ہزاروں تاجروں اور صنعت کاروں کو نقصان ہوا۔ دونوں ممالک کی اسٹاک مارکیٹس میں شدید گراوٹ دیکھنے میں آئی۔ بیرونی سرمایہ کاروں نے خطے کی غیر یقینی صورتحال کے باعث سرمایہ کاری روک دی۔ بھارت نے اپنی دفاعی بجٹ میں غیر متوقع اضافہ کیا، جو کہ تعلیم، صحت اور ترقیاتی منصوبوں سے وسائل ہٹانے کا سبب بنا۔ نریندر مودی نے اس واقعے کو اپنے انتخابی مہم کا مرکزی نکتہ بنایا۔ قوم پرستی اور پاکستان دشمنی کی بنیاد پر ووٹ حاصل کیے، اور 2019 کے انتخابات میں واضح اکثریت حاصل کی۔

بھارتی میڈیا نے جنگی جنون کو ہوا دی، جبکہ پاکستان میں بھی جذباتی کیفیت پیدا ہوئی۔ عوامی سطح پر دونوں ممالک میں ایک دوسرے کے خلاف شدید جذبات ابھرے، خاص طور پر بھارت میں جنگ کو "ووٹ بینک" کے لیے استعمال کیا گیا۔ فضائی حدود کی بندش سے پاکستان کو تقریباً 8 اعشاریہ 5 ارب روپے کا نقصان ہوا۔

پاکستان نے عالمی سطح پر ایک امن پسند ملک کی حیثیت سے اپنا تاثر مضبوط کیا۔ سفارتی محاذ پر متحرک ہوا اور دنیا کو باور کرایا کہ کشمیر ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ پلوامہ واقعہ کے چند ماہ بعد بھارت نے 5 اگست 2019 کو آرٹیکل 370 ختم کر کے کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر دی، جس سے حالات مزید خراب ہو گئے۔ دونوں ممالک کی جوہری صلاحیتوں کے پیش نظر یہ کشیدگی کسی بھی وقت بڑے تصادم میں بدل سکتی تھی۔ عالمی برادری کو احساس ہوا کہ کشمیر کا مسئلہ محض دو ملکوں کا نہیں، بلکہ ایک عالمی خطرہ ہے۔

اس کے بعد بھارت نے ایک اور ڈرامہ رچایا، پہلگام واقعہ نہ صرف ایک دہشت گرد حملہ تھا، بقول بھارت کے 22 اپریل 2025 کو،

پہلگام کے قریب بائیسارن گھاس کے میدان میں پانچ مسلح افراد نے سیاحوں پر حملہ کیا، جس میں 26 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔اصل میں اسی وقت، اس حملے کے دوران، ایک سیاح رشی بھٹ، جو احمد آباد سے تعلق رکھتے تھے، زپ لائن پر سیر کر رہے تھے۔انہوں نے اس حملے کی ویڈیو ریکارڈ کر لی، جس میں گولیوں کی مصنوعی آوازیں اور لوگوں کی ہنسی مذاق میں بھاگ دوڑ دیکھی جاسکتی ہے۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ڈرامہ رچایا گیا ہے۔بھارتی حکومت کے بقول ہلاک شدگان میں زیادہ تر ہندو سیاح تھے،

جن کا تعلق بھارت کے مختلف شہروں جیسے اندور، ممبئی، ہریانہ، اترکھنڈ، کولکتہ، کانپور، بہار، بنگلور، پونے، بھاونگر اور دیگر مقامات سے تھا۔اس کے علاوہ، دو غیر ملکی اور دو مقامی افراد بھی ہلاک ہوئے۔لیکن ہلاک ہونے والوں میں سے کسی ایک کی بھی آخری رسومات نہیں دیکھائی گئیں، نہ ہی ستائیس لاشیں دکھائی گئی ہیں۔

بھارتی حکومت نے پاکستان پر الزام عائد کیا کہ وہ کشمیر میں عسکریت پسندی کی حمایت کر رہا ہے، جبکہ پاکستان نے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔اس حملے کے بعد، بھارت نے کشمیر کے سیاحتی مقامات پر سیکیورٹی سخت کر دی اور متعدد مقامات کو عارضی طور پر بند کر دیا۔دوسری جانب، بھارت نے پاکستان کے ساتھ تعلقات میں کمی لاتے ہوئے انڈس واٹر ٹریٹی معطل کر دی، جبکہ پاکستان نے اپنی فضائی حدود بھارتی طیاروں کے لیے بند کر دی۔عالمی برادری، بشمول اقوام متحدہ اور امریکہ، نے دونوں ممالک سے تحمل کا

مظاہرہ کرنے اور کشیدگی کم کرنے کی اپیل کی ہے۔

گزشتہ مہینوں میں بھارتی فضائیہ کے طیارے مسلسل مقبوضہ کشمیر میں پیٹرولنگ کر رہے تھے، جو بھارتی جغرافیائی حدود میں رہتے ہوئے انجام دی گئی۔ پاکستانی فضائیہ نے ان طیاروں کی فوری نشاندہی کی اور بروقت کارروائی کی، جس کے نتیجے میں بھارتی طیارے واپس چلے گئے۔سیکیورٹی ذرائع کے مطابق، پاکستانی فضائیہ کی مستعدی اور بروقت ردعمل نے بھارتی طیاروں کو بوکھلاہٹ کا شکار کر دیا، جس کے بعد وہ واپس چلے گئے تاہم 7 مئی کو انڈیا کی طرف سے میزائل حملوں اور پاکستان فضائیہ کی بروقت تاریخی کارروائی جس میں 3 رافیل طیاروں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض ایک پہلگام واقعہ نے جنوبی ایشیا کو تباہ کن جنگ کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔اس واقعے نے ثابت کیا کہ جب تک مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل نہیں نکالا جاتا، خطے میں امن ایک خواب ہی رہے گا۔دونوں ممالک کو چاہیے کہ جنگ کے بجائے مذاکرات، معیشت، اور عوامی فلاح کو ترجیح دیں۔پلوامہ حملے کے بعد بھارتی میڈیا نے حقیقت سے ہٹ کر اشتعال انگیز رپورٹس نشر کیں۔ بیشتر چینلز نے بغیر کسی تحقیق کے پاکستان کو ذمہ دار قرار دیا۔ٹی وی اسکرینوں پر سرجیکل اسٹرائیک، بدلہ لو" جیسے نعرے گونجنے لگے۔

پاکستان نے اپنی فضائی حدود بھارتی طیاروں کے لیے بند کر دی۔عالمی برادری، بشمول اقوام متحدہ اور امریکہ، نے دونوں ممالک سے تحمل کا مظاہرہ کرنے اور کشیدگی کم کرنے کی اپیل کی ہے۔

یہ سب عوام میں جنگی جنون پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا گیا، جو بی جے پی حکومت کے سیاسی مفادات سے جڑا تھا۔بھارتی نیوز چینلز TRP (ریٹنگ) کی دوڑ میں حقیقت سے ہٹ کر ایسے مواد نشر کرنے لگے، جس نے عوامی جذبات کو بھڑکایا۔جذباتی نغمے، افواج کی فوٹیج، اور اشتعال انگیز بحثیں عام ہوگئیں۔حملے کے بعد بھارتی صحافت کی غیر جانبداری، غیر جانچ شدہ خبروں پر یقین اور منفی پروپیگنڈہ نے عالمی سطح پر بھی ان کی ساکھ کو نقصان پہنچایا۔

پاکستانی میڈیا نے نسبتاً زیادہ ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔وزیراعظم کے بیانات کو بغیر بڑھا چڑھا کر نشر کیا گیا، اور جنگ کی بجائے امن کا پیغام اجاگر کیا گیا۔ پاکستانی میڈیا نے ونگ کمانڈر ابھینندن کی گرفتاری اور رہائی کو ایک انسانی وسفارتی کامیابی کے طور پر پیش کیا۔بیشتر پاکستانی میڈیا اداروں نے اس واقعے کو جنگ کے بجائے ایک موقع کے طور پر پیش کیا کہ دونوں ممالک بات چیت کے ذریعے کشیدگی ختم کریں۔

بین الاقوامی میڈیا جیسے BBC، Al Jazeera، New York Times وغیرہ نے نسبتاً غیر جانبدارانہ رپورٹنگ کی۔ بھارتی دعووں پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا اور زمینی حقائق کو اجاگر کیا، جس سے بھارتی بیانیے کو دھچکا پہنچا۔سوشل میڈیا پر جھوٹی خبریں، ترمیم شدہ ویڈیوز، اور اشتعال انگیز پوسٹس کی بھرمار ہوئی، جس نے دونوں ممالک کے نوجوانوں کے درمیان نفرت میں اضافہ کیا۔ٹویٹر، فیس بک، اور

یوٹیوب پر عوام نے کھل کر رائے دی، جس میں امن کے حامیوں کے ساتھ ساتھ جنگ کے خواہش مند افراد کی بھی بڑی تعداد نظر آئی۔ پلوامہ واقعے اور اس کے بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ جنوبی ایشیا کے دونوں جوہری ممالک میں صرف عسکری یا سفارتی سطح پر نہیں، بلکہ میڈیا فرنٹ پر بھی جنگ لڑی جاتی ہے۔ میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ وہ جنگ کو فروغ نہ دے بلکہ سچ، تحقیق اور امن کے پیغامات کو ترجیح دے، کیونکہ میڈیا کی ایک خبر لاکھوں دلوں کو بدل سکتی ہے یا نفرت کی آگ بھڑکا سکتی ہے۔

عالمی توجہ کا مرکز پاکستان

محمد زکریا

مصنف، کالم نگار ہیں اور پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں

پاکستان اپنے معرض وجود میں آنے سے قبل ہی دنیا کی توجہ کا مرکز بن چکا تھا۔مشرق وسطیٰ کی جانب سے پاکستان کے قیام کوخوش آئند قرار دیا گیا تھا۔ پاکستان نے تمام اقوام عالم کے ساتھ برابری کے سطح اور باہمی احترام کے رشتہ پر تعلقات کے فروغ کا اعلان کیا۔منفرد جغرافیائی محل و وقوع اور قدرتی وسائل سے مالا مال پاکستان، دنیا کیلئے باہمی مفاد کے تحفظ کیلئے ایک سنہری موقع تھا۔ یہ پاکستان کی خارجہ پالیسی ہی تھی کہ ایک طرف تو عرب دنیا پاکستان کو اپنا دوسرا گھر شمار کر رہی تھی تو دوسری جانب امریکہ، روس، برطانیہ سمیت تمام بڑی طاقتیں پاکستان کے ساتھ گرمجوشی پر مشتمل تعلقات استوار کرنے کیلئے تیار کھڑے تھے۔ پاکستان سفارتی سطح پر نہ کبھی تنہا ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا، کیونکہ پاکستان تعلقات باہمی احترام اور عزت و وقار کے ساتھ بڑھانے کا ہمیشہ سے خواہاں ہے۔ دشمن قوتوں کی جانب سے پاکستان کیخلاف جھوٹے پروپیگنڈے کے باوجود پاکستان نہ صرف جنوبی ایشیا کے ممالک کیلئے پرکشش ملک بن چکا ہے بلکہ اقوام عالم کی تمام مہذب اقوام پاکستان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملائے نظر آتی ہیں۔ پاک چین دوستی جو کہ دنیا کیلئے قابل رشک ہے، برادر ملک ترکیہ، پاکستان کیساتھ ہر مشکل میں کھڑا دکھائی دیتا ہے، ایران نے ہمیشہ پاکستان کے مؤقف کی دوٹوک انداز میں تائید کی ہے۔سعودی عرب اور پاکستان کے مثالی تعلقات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ روس اور پاکستان کے تعلقات بھی نہایت تیزی کے ساتھ مثبت سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ المختصر اسرائیل اور بھارت کے سوا پاکستان دنیا کی تمام اقوام سے پروقار تعلقات استوار کئے ہوئے ہے۔ اگر ہم صرف ماہ اپریل میں ہونے والی سفارتی سرگرمیوں کا جائزہ لیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ پاکستان کل بھی اقوام عالم کی توجہ کا مرکز تھا اور آج بھی ہے۔ آیئے! سفارتی سطح پر ہونے

والی اہم پیشرفت کا سرسری طور پر جائزہ لیتے ہیں۔

پاکستان اور امریکہ کے دہائیوں پرانے تعلقات کی ایک اپنی تاریخ ہے، کبھی سرد مہری تو کبھی گرمجوشی۔ مگر اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ دونوں ممالک کو مشکل وقت میں ایک دوسرے کی ضرورت پڑتی رہی ہے اور دونوں ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب بھی رہے ہیں۔ باہمی مفادات کے تحفظ کیلئے نہ صرف معاہدے ہوئے بلکہ مشترکہ جنگیں بھی لڑی گئیں۔ امریکہ کی جانب سے ڈومور کا مطالبہ بھی آتا رہتا ہے اور پاکستان کی جانب سے امریکہ کو مشترکہ مفادات کے تحفظ خصوصاً دہشتگردی کے خلاف دی گئیں قربانیوں کے بارے ایک طویل فہرست پیش کی جاتی ہے۔ یوں یہ دونوں دوست بھی ہیں مگر ایک دوسرے سے شکوے شکایات بھی کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کے فروغ میں حالیہ امریکی ارکان کانگریس کا دورہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ امریکی ارکان کانگریس نے دورہ پاکستان کو کامیاب اور مثبت قرار دیا ہے۔ پاکستان اور امریکا کے تعلقات کی اہمیت مسلم ہے، اس کی اہمیت کو مستقبل میں کم نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس کے مثبت اثرات نہ صرف پاکستان اور امریکا بلکہ دنیا کے دیگر ترقی پذیر علاقوں پر بھی مرتب ہوں گے، پاکستان اور امریکہ کی حالیہ شراکت داری شعبہ معدنیات کے حوالے سے نہایت اہم ہے۔ معدنیات ایک اہم شعبہ ہے، یہ اقدامات مستقبل میں مضبوط صنعتوں کی بنیاد رکھیں گے۔

امریکہ کی جانب سے ڈومور کا مطالبہ بھی آتا رہتا ہے اور پاکستان کی جانب سے امریکہ کو مشترکہ مفادات کے تحفظ خصوصاً دہشتگردی کے خلاف دی گئیں قربانیوں کے بارے ایک طویل فہرست پیش کی جاتی ہے۔ یوں یہ دونوں دوست بھی ہیں مگر ایک دوسرے سے شکوے شکایات بھی کرتے رہتے ہیں۔

امریکی ارکان کانگریس نے پاکستان کے دورے کو شاندار قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستانیوں کی میزبانی کے شکرگزار ہیں، پاکستان اور امریکا کے تعلقات کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا ہوگا۔ پاکستانی تارکین کو ایک سفیر کے طور پر دیکھتے ہیں جنہوں نے ہماری سرزمین پر کامیابیاں حاصل کیں۔ پاکستانیوں میں بے شمار خوبیاں ہیں، یہ لوگ محنتی اور تعلیم یافتہ ہیں، معاشی سلامتی کے لیے دونوں ملک مل کر کام کریں گے اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دیں گے۔ تعلقات کے فروغ کیلئے ماہ اپریل میں دو امریکی وفود اسلام آباد کا دورہ کر چکے ہیں جو کہ اس ضمن میں انتہائی حوصلہ افزاء اقدام ہیں۔ پہلا دورہ امریکی محکمہ خارجہ کے جنوبی اور مرکزی ایشیا کے امور کے سینیئر اہلکار ایرک مائر کا تھا۔ اس دورے کے دوران ایرک مائر کی سربراہی میں آنے والے وفد نے گزشتہ دنوں پاکستان میں منعقد ہونے والی 'منرلز انویسٹمنٹ فورم' کا دورہ کیا اور پاکستان کی سیاسی وعسکری قیادت سے ملاقاتیں بھی کی تھیں۔

آئی ایس پی آر کے مطابق فریقین نے 'باہمی احترام، مشترکہ اقدار اور مشترکہ سٹریٹجک مفادات پر مبنی پائیدار روابط کی اہمیت کا اعادہ کیا۔ دورے پر آئے ہوئے امریکی قانون سازوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی مسلح افواج کے کلیدی کردار کو سراہا اور علاقائی امن واستحکام کے لیے پاکستان کے پائیدار کردار کا اعتراف کیا۔ آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے امریکی وفد کے دورے کی تعریف کی اور

اس خواہش کا اعادہ کیا کہ پاکستان امریکہ کے ساتھ اپنی دیرینہ شراکت داری کو مزید گہرا اور متنوع بنانا چاہتا ہے جو ایک دوسرے کے قومی مفادات کے لیے باہمی احترام اور باہمی مفاد پر مبنی ہو۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بیرون ممالک میں مقیم پاکستانی ہی درحقیقت پاکستان کے سفیر ہیں۔ سمندر پار پاکستانیوں کا تعمیر وطن میں کردار نا قابل فراموش ہے، پاکستان کی معیشت میں ایک بڑا حصہ سمندر پار پاکستانیوں کی محنت کا ہے، جن کے دم سے روشن ہیں وطن کے دیہات، شہر اور نگر۔ حکومت پاکستان کی جانب سے بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے جذبہ حب الوطنی کو پزیرائی بخشنے کیلئے کانفرنس

کا انعقاد بھی عمل میں لایا گیا۔ اسلام آباد میں سمندر پار پاکستانیوں کے کنونشن سے خطاب میں وزیراعظم پاکستان شہباز شریف نے کہا ہے کہ سمندر پار پاکستانی ہمارے سفیر اور سر کا تاج ہیں، ان پر جتنا کچھ نچھاور کریں کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارے پاکستانی یورپ، امریکا، خلیجی ممالک سے یہاں تشریف لائے، ایک کروڑ پاکستانی دنیا کے مختلف خطوں میں آباد ہیں۔ اوورسیز پاکستانیوں کے بچوں کے لیے وفاقی یونیورسٹیوں میں 5 فیصد کوٹا ہوگا جبکہ سمندر پار پاکستانیوں کے 3 ہزار بچوں کو میڈیکل کالجز میں داخلہ دیا جائے گا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے یہ بھی کہا کہ اوورسیز پاکستانیوں کے 5 ہزار بچوں کو ہنر سکھایا جائے گا جبکہ سرکاری ملازمتوں میں عمر کی حد میں 5 سال کی چھوٹ بھی فراہم کی جائے گی۔

> **یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بیرون ممالک میں مقیم پاکستانی ہی درحقیقت پاکستان کے سفیر ہیں۔ سمندر پار پاکستانیوں کا تعمیر وطن میں کردار نا قابل فراموش ہے، پاکستان کی معیشت میں ایک بڑا حصہ سمندر پار پاکستانیوں کی محنت کا ہے، جن کے دم سے روشن ہیں وطن کے دیہات، شہر اور نگر۔**

آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر نے اوورسیز پاکستانیوں کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیرونِ ملک مقیم پاکستانی 'برین ڈرین' (یعنی ملک سے ذہانت کا اخراج) نہیں بلکہ ایک 'برین گین' (یعنی علمی اور معاشی سرمایہ) ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا پاکستان کے دشمن واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ مٹھی بھر دہشت گرد ہماری تقدیر کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ دہشت گردوں کی دس نسلیں بھی بلوچستان یا پاکستان کو کمزور نہیں کر سکتیں، بلوچستان پاکستان کا مقدر ہے۔ قوم کے سپہ سالار نے کہا کہ عوام اپنی فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، کوئی بھی طاقت پاکستان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ہم مل کر ترقی کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو دور کریں گے۔ آرمی چیف نے یہ بھی کہا کہ جہاں بھی رہیں، یاد رکھیں کہ آپ کی وراثت ایک عظیم معاشرے، نظریے اور تہذیب سے آتی ہے۔ سر بلند رکھیں۔ آپ کسی عام قوم کی نمائندگی نہیں کرتے۔ آرمی چیف نے کہا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ تھا، ہے اور رہے گا۔

پاکستان کے لیئے سفارتی سطح پر ایک اور کامیابی رواں ماہ 16، 15 اپریل کو اسلام آباد میں اقوام متحدہ امن مشن وزارتی کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں دو روزہ عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ **"امن کے لیئے ٹیکنالوجی کے استعمال اور مربوط حکمت عملی**

Towards a Safer And More Effective Peacekeeping:Use Of Technology And Integrated Approach ."

کانفرنس میں مستقبل میں اس مشن میں ٹیکنالوجی کے موثر استعمال، علاقائی تنظیموں کے اقوام متحدہ کے سفارتی مشنز کے ساتھ تعاون اور کردار، امن مشن کے اہلکاروں کی موثر حفاظت کے ساتھ ساتھ امن مشن کی کارکردگی کو مزید موثر بنانے کے عنوانات پر 6 مباحثوں کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کانفرنس جرمنی کے شہر برلن میں 14/13 مئی کو ہونیوالی امن مشن کانفرنس کی بنیاد رکھے گی۔

اِس موقع پر نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار اختتامی تقریب سے خطاب کیا اور اِس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان اقوام متحدہ کے امن مشن کے ذریعے عالمی امن میں بھرپور اور موثر کردار ادا کرتا رہے گا۔ پاکستان اقوام متحدہ کے امن مشن میں تعاون فراہم کرنے والا ایک اہم اور موٴثر ملک رہا ہے۔ پاکستان اب تک 48 امن مشن میں 235000 امن دستے بھیج چکا ہے۔ اور اب تک 181 پاکستانی عالمی امن وسلامتی کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں۔

پاکستان میں اِس کانفرنس کا انعقاد اور میزبانی پاکستان اقوام متحدہ میں بہترین سفارتکاری اور امن مشنز کے ساتھ پاکستان کی وابستگی کو ظاہر کرتی ہے۔

وزیر اعظم پاکستان محمد شہباز شریف کی جانب سے اپریل کے آخری عشرہ میں برادر ملک ترکیہ کا دورہ کیا گیا جہاں دونوں ممالک کے

درمیان مختلف شعبوں میں باہمی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور ہر قسم کی دہشت گردی کے خاتمے کیلئے مشترکہ کوششوں کے عزم کا اعادہ، اسلام آباد میں طے پانے والے 25 معاہدوں پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کہا کہ صدر رجب طیب اردوان سے ملاقات پر خوشی ہوئی۔ وہ ترکیہ کے عوام کے دلوں میں بستے ہیں ان کی کئی سالوں کی سیاسی جدوجہد نے ترکیہ کو مضبوط معیشت اور ترقی پسند معاشرے اور دنیا کے بااثر ممالک میں شامل کیا، ہم ان کے اور ان کی اہلیہ کے دورہ پاکستان پر شکر گزار ہیں، 2010ء کے سیلاب کے موقع پر

3rd UN PEACEKEEPING MINISTERIAL PREP MEET 2025
15-16 APRIL, ISLAMABAD,PAKISTAN

انہوں نے بحالی کے کاموں، موبائل ہسپتال سمیت دیگر اقدامات کے ذریعے بھرپور مدد کی۔ انہوں نے سیلاب متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور 2022ء میں سیلاب کے دوران بھی ترکیہ نے سندھ اور بلوچستان کے سیلاب متاثرین کی بھرپور مدد کی، سیلاب سے سینکڑوں گھر تباہ ہو گئے اور فصلوں کو نقصان پہنچا، اس ہمدردی اور مدد پر ترکیہ کی حکومت اور عوام کے شکر گزار ہیں۔

ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف کے وفد کا ترکیہ میں خیر مقدم کرتا ہوں، فروری میں اعلیٰ تزویراتی تعاون کونسل کے اجلاس میں شرکت کیلئے اسلام آباد کا دورہ کیا جو، باہمی رابطے اور مضبوط دوستانہ تعلقات کی علامت ہیں۔ ملاقات میں دوطرفہ تعلقات اور عالمی امور پر بات چیت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پاکستان کا کردار قابل ستائش ہے۔ پاکستان میں دہشت گرد حملوں میں شہید ہونے والوں کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہیں۔ ہر قسم کی دہشت گردی کے خاتمے کیلئے پاکستان کی کوششوں کی

حمایت کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ دورہ پاکستان میں 25 معاہدوں پر دستخط ہوئے۔دونوں ممالک نے تجارت زراعت، توانائی، ثقافت، بینکنگ اور صحت کے شعبوں میں معاہدوں پر دستخط کیے، اسلام آباد میں طے پانے والے سمجھوتوں پر ترکیہ میں عملدرآمد شروع ہوگیا ہے۔اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ترکیہ ہر مشکل کا ساتھی اور پاکستان کیلئے بے لوث محبت کا مرکز بن چکا ہے۔

پاکستان بھارت، افغانستان سمیت اپنے تمام ہمسائیوں کے ساتھ پرامن اور بقائے باہمی کی بنیاد پر برابری کے تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان کو طویل عرصہ سے سپانسرڈ دہشتگری کا سامنا ہے جس کے تانے بانے بھارت سے ہوتے ہوئے تحریک طالبان پاکستان سے ملتے ہیں۔ پاکستان دہشتگردی کی ہر صورت کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور اپنی سرزمین کسی دوسرے ملک کیخلاف ہرگز استعمال نہیں ہونے دیتا اور یہی توقع دیگر ہمسائیوں سے رکھتا ہے۔اسی سلسلہ کی ایک کڑی ماہ اپریل میں نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحاق ڈار کی جانب سے بھی کابل کا ایک روزہ دورہ کیا گیا جہاں انکی اعلیٰ افغان حکام سے ملاقاتیں ہوئی ہیں، اس موقع پر مشترکہ امن وترقی کا عہد کیا گیا۔نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے افغانستان کے قائم مقام وزیراعظم ملا محمد حسن اخوند، نائب وزیر اعظم ملا عبدالسلام حنفی، وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی سمیت دیگر سے ملاقاتیں کیں جس میں سکیورٹی، تجارت، ٹرانزٹ تعاون پر بات چیت ہوئی۔ ملاقاتوں میں اس بات پر اتفاق کیا کہ دونوں برادر ممالک کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اعلیٰ سطحی تبادلوں کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ دونوں ممالک کے درمیان اہم مذاکرات میں تاریخی رشتوں کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال ہوا اور مشترکہ امن وترقی کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

ملاقات میں دوطرفہ مسائل کے حل کے لیے بات چیت کو مثبت ماحول میں جاری رکھنے پر بھی اتفاق کیا گیا۔اسحاق ڈار نے کابل میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ افغان قیادت سے سکیورٹی، تجارت اور افغان مہاجرین کی واپسی پر بات ہوئی ہے، افغان مہاجرین کو مکمل احترام کے ساتھ واپس بھیجا جائے گا، افغان مہاجرین کو اپنا تمام سامان بھی ساتھ لیجانے کی اجازت ہوگی۔اسحاق ڈار نے کہا کہ 30 جون کو ٹرانزٹ ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم فعال ہوجائے گا جس سے دونوں ممالک کو فائدہ ہوگا اور تجارتی نقل وحمل میں تیزی آئے گی، خطے کی ترقی کیلئے افغانستان کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔اسحاق ڈار نے کہا کہ افغانستان کی سرزمین پاکستان کیخلاف استعمال نہیں ہونی چاہئے جبکہ پاکستان کی سرزمین بھی افغانستان کیخلاف استعمال نہیں ہوگی۔ہمیں خطے کے امن اور ترقی کیلئے ملکر کام کرنا ہے۔

بنگلہ دیش اب انڈیا کی بجائے پاکستان کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے، کیونکہ بھارت ہمیشہ سے بنگلہ دیش کو باہمی احترام کی بجائے ایک مغلوب ریاست کی طرح برتاؤ کرتا آرہا ہے۔ پاکستان اور بنگلہ دیش درحقیقت ایک مذہب، ایک ثقافت اور ایک نظریہ کے پیروکار ہیں وہ نظریہ جس کو زبان زدعام میں دوقومی نظریہ کہا جاتا ہے، ہندو جو سامراجی قوتوں کے انخلاء کے بعد مسلمانان برصغیر پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہا تھا جبکہ مسلمانوں کو یہ غلامی ہرگز پسند نہیں تھی، مسلمانوں نے اپنے لئے الگ وطن کا مطالبہ کیا۔مسلم لیگ کا قیام بھی ڈھاکہ میں عمل میں آیا اور دونوں

مشرقی اور مغربی پاکستان کے رہنماؤں نے ایک ساتھ مل کر آزادی کی جنگ لڑی تھی۔ وطن آزاد ہوا تو بھارت کو پاکستان کی یہ آزادی کسی صورت قبول نہ تھی۔ بھارت نے سازشوں کے جال بچھانے شروع کیے اور 71 میں سقوط ڈھاکہ ہوگیا۔ ان زخموں پر مرہم ضروری تھا، دونوں جانب سے اس بات کی ضرورت محسوس بھی کی جاتی رہی مگر حسینہ واجد کا پاکستان کے حوالے سے سخت گیر موقف اور بھارتی دوستی آڑے آتی رہی۔ اب چونکہ حالیہ سیٹ اپ حسینہ واجد کے اثرورسوخ سے آزاد ہے اور بھارتی دباؤ کو کسی کھاتے نہیں لا رہا تو پاکستان کے ساتھ مثالی تعلقات کا استوار ہو جانا کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔

اوورسیز پاکستانیوں کے بچوں کے لیے وفاقی یونیورسٹیوں میں 5 فیصد کوٹا ہوگا جبکہ سمندر پار پاکستانیوں کے 3 ہزار بچوں کو میڈیکل کالجز میں داخلہ دیا جائے گا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے یہ بھی کہا کہ اوورسیز پاکستانیوں کے 5 ہزار بچوں کو ہنر سکھایا جائے گا جبکہ سرکاری ملازمتوں میں عمر کی حد میں 5 سال کی چھوٹ بھی فراہم کی جائے گی۔

15 سال بعد پاکستان اور بنگلہ دیش کے خارجہ سیکریٹریز کے درمیان ایک ملاقات ہوئی ہے جس دوران بعض غیر حل شدہ معاملات پر بات چیت کی گئی اور دونوں فریقین نے احترام کے ساتھ اپنے موقف پیش کیے۔ اپریل 2025 میں سیکرٹری خارجہ کی قیادت میں پاکستانی وفد کی جانب سے بنگلہ دیش کا دورہ کیا جا رہا ہے۔ 2012 کے بعد یہ کسی پاکستانی سیکرٹری خارجہ کا بنگلہ دیش کا پہلا دورہ ہوگا۔ فریقین نے سیاسی، اقتصادی، ثقافتی، تعلیمی اور سٹریٹجک (تزویراتی) تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ فریقین نے باقاعدگی سے ادارہ جاتی بات چیت، زیر التوا معاہدوں کو جلد حتمی شکل دینے اور تجارت، زراعت، تعلیم اور رابطوں میں تعاون بڑھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ پاکستان کی جانب سے اپنی زرعی یونیورسٹیوں میں تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی پیشکش کی جبکہ بنگلہ دیش کی جانب سے بھی ماہی گیری اور میری ٹائم سٹڈیز میں تکنیکی تربیت فراہم کرنے کی پیشکش کی گئی۔ فریقین نے دونوں ممالک کے درمیان رابطے کو اہم قرار دیتے ہوئے کراچی اور چٹاگانگ کے درمیان براہ راست شپنگ کے آغاز کا خیر مقدم کیا اور براہ راست فضائی روابط کی بحالی کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ بنگلہ دیش کی جانب سے سیکرٹری خارجہ محمد جاشم الدین نے سفر اور ویزا کی سہولت کو آسان بنانے میں پیش رفت پر بھی اطمینان کا اظہار کیا۔

یاد رہے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان خارجہ سیکرٹری کی سطح پر آخری ملاقات شیخ حسینہ کی حکومت کے پہلے دور میں 2010 میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات میں بتدریج کمی دیکھنے میں آئی۔ اسلام آباد ڈھاکہ کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ گزشتہ برس اگست میں بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ واجد کی حکومت کے خاتمے کے بعد دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کسی حد تک سلجھتے نظر آرہے ہیں اور اس کو آگے بڑھانے کے لیے ہی دونوں ممالک کے سیکریڑی خارجہ نے ڈھاکہ میں ملاقات کی۔

دوسری جانب پاکستان کے اگست 2024 میں وزیراعظم شہباز شریف نے شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد پروفیسر محمد یونس کو

بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے سربراہ کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دی تھی۔ اس کے ایک ماہ بعد، ستمبر میں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر دونوں رہنماؤں کی ملاقات ہوئی جس سے دونوں ممالک کے تعلقات میں سردمہری کے کم ہونے کا اشارہ ملتا تھا۔ محمد یونس کے عبوری حکومت کے سربراہ بننے کے بعد سے ڈھاکہ اور اسلام آباد کے سفارت کار بھی زیادہ متحرک ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد نومبر میں پاکستان کے ساحلی شہر کراچی سے ایک کنٹینر جہاز چٹاگانگ پورٹ پہنچا جس کے بعد سے تجارتی تعلقات کو مزید بڑھانے کا معاملہ مزید ابھرا ہے۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کی ویب سائٹ پر فراہم کردہ معلومات کے مطابق، 2023 میں پاکستان نے تقریباً 650 ملین ڈالر کی مصنوعات بنگلہ دیش کو برآمد کیں۔ اس میں تقریباً 79 یارن، ٹیکسٹائل اور تیار چمڑے کی مصنوعات شامل تھیں۔ اس کے برعکس بنگلہ دیش کی پاکستان کو برآمدات کا کل حجم

60 ملین ڈالر سے کچھ زیادہ تھا۔ بنگلہ دیش بنیادی طور پر جوٹ، ادویات، ہائیڈروجن پرآکسائیڈ، چائے اور تیار ملبوسات برآمد کرتا ہے۔ حالیہ پیشرفت کو دیکھتے ہوئے بلاخوف تردید یہ کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات میں نہ صرف مزید بہتری آئے گی بلکہ مستقبل قریب میں مثالی تعلقات کا فروغ ہو سکے گا۔

وزیراعظم محمد شہباز شریف چونکہ وسیع تر ملکی مفاد میں تمام ممالک کے ساتھ دیرپا اور مثالی تعلقات کو اپنی اولین ترجیح بنائے ہوئے ہیں ، اسی سلسلہ میں وزیراعظم پاکستان نے بیلاروس کا دورہ کیا جہاں صدر بیلاروس الیگزینڈر لوکاشینکو نے نہ صرف پرتپاک استقبال کیا بلکہ تمام تر

شعبہ جات میں تعلقات کے فروغ کا عہد بھی کیا۔ بیلا روس کے صدر اور وزیر اعظم پاکستان کے درمیان بیلا روس کے ایوان آزادی میں دو طرفہ ملاقات کا اہتمام بھی اپریل میں ہی ہوا۔ ملاقات میں یہ طے پایا کہ پاکستان سے 150,000 سے زائد تربیت یافتہ اور ہنر مند نوجوانوں کو بیلا روس بھیجا جائے گا؛ اس حوالے سے لائحہ عمل جلد ترتیب دیا جائے۔ پاکستان اور بیلا روس نے دفاع، تجارت اور ماحولیاتی تحفظ سمیت متعدد شعبوں میں تعاون کے فروغ کے لئے مختلف معاہدوں اور مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کئے۔ ان معاہدوں پر دستخط وزیر اعظم محمد شہباز شریف کے دورہ بیلا روس کے دوران کئے گئے۔ دستخطوں کی تقریب میں وزیر اعظم محمد شہباز شریف اور بیلا روس کے صدر الیگزینڈر لوکاشینکو بھی موجود تھے۔ پاکستان اور بیلا روس نے دونوں ممالک کی وزارت دفاع کے درمیان تعاون کے ایک معاہدے پر دستخط کئے اور اس حوالے سے وزیر تجارت جام کمال خان اور بیلا روس کے وزیر دفاع وکٹر خرینن نے دستاویزات کا تبادلہ کیا۔ دونوں ممالک نے جمہوریہ بیلا روس کی ریاستی اتھارٹی برائے ملٹری انڈسٹری اور دفاعی پیداوار کی وزارت کے درمیان 2025-2027 کے لئے فوجی تکنیکی تعاون کے پروگرام (روڈ میپ) پر دستخط کئے۔

پاکستان اپنی تمام تر توجہ اقوام عالم کے ساتھ مثبت اور مثالی تعلقات کے فروغ پر مرکوز کئے ہوئے ہے۔ دنیا کے ساتھ باہمی اور برابری کی سطح پر تعلقات پاکستان کی بنیادی خارجہ پالیسی ہے۔ پاکستان نے ماضی بعید میں سفارتی سطح پر ایسی کئی کامیابیاں سمیٹی ہیں جن کی بنیاد پر پاکستان کی خارجہ پالیسی اور سفارتی سرگرمیوں کو مثالی قرار دیا جا سکتا ہے۔ پاکستان نہ صرف خطے میں تیزی سے معاشی و اقتصادی ترقیاں سمیٹ رہا ہے بلکہ اقوام عالم پاکستانی معاشی استحکام کی معترف نظر آتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے عوام، حکومت پاکستان اور افواج پاکستان کے تمام سماجی و معاشی اور دفاعی ترقی کے منصوبہ جات کی نہ صرف تائید کریں بلکہ ان منصوبوں کو کامیاب بنانے کیلئے بھی عملی کردار ادا کریں۔ اس ضمن میں سب سے بڑی ذمہ داری ہمارے سمندر پار پاکستانیوں پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے معاملات اور کاروباری مصروفیات اس پروقار انداز سے سرانجام دیں کہ دنیا پاکستان کی جانب مزید متحرک ہو جائے کیونکہ بیرون ممالک میں مقیم پاکستانی نہ صرف معاشی استحکام میں اپنا لازوال کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ وہ وطن عزیز کے مثبت امیج کے بھی ترجمان اور محافظ ہیں۔ آئیں! اس بات کا عہد کریں کہ انفرادی و اجتماعی سطح پر سبز ہلالی پرچم کی عزت و آبرو اور توقیر میں اضافہ کرنے کیلئے کوئی بھی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔

قدرتی پوشیدہ خزانہ، حکومت اور پاکستان

ناصر نقوی

(مصنف سینئر جرنلسٹ اور کالم نویس ہیں)

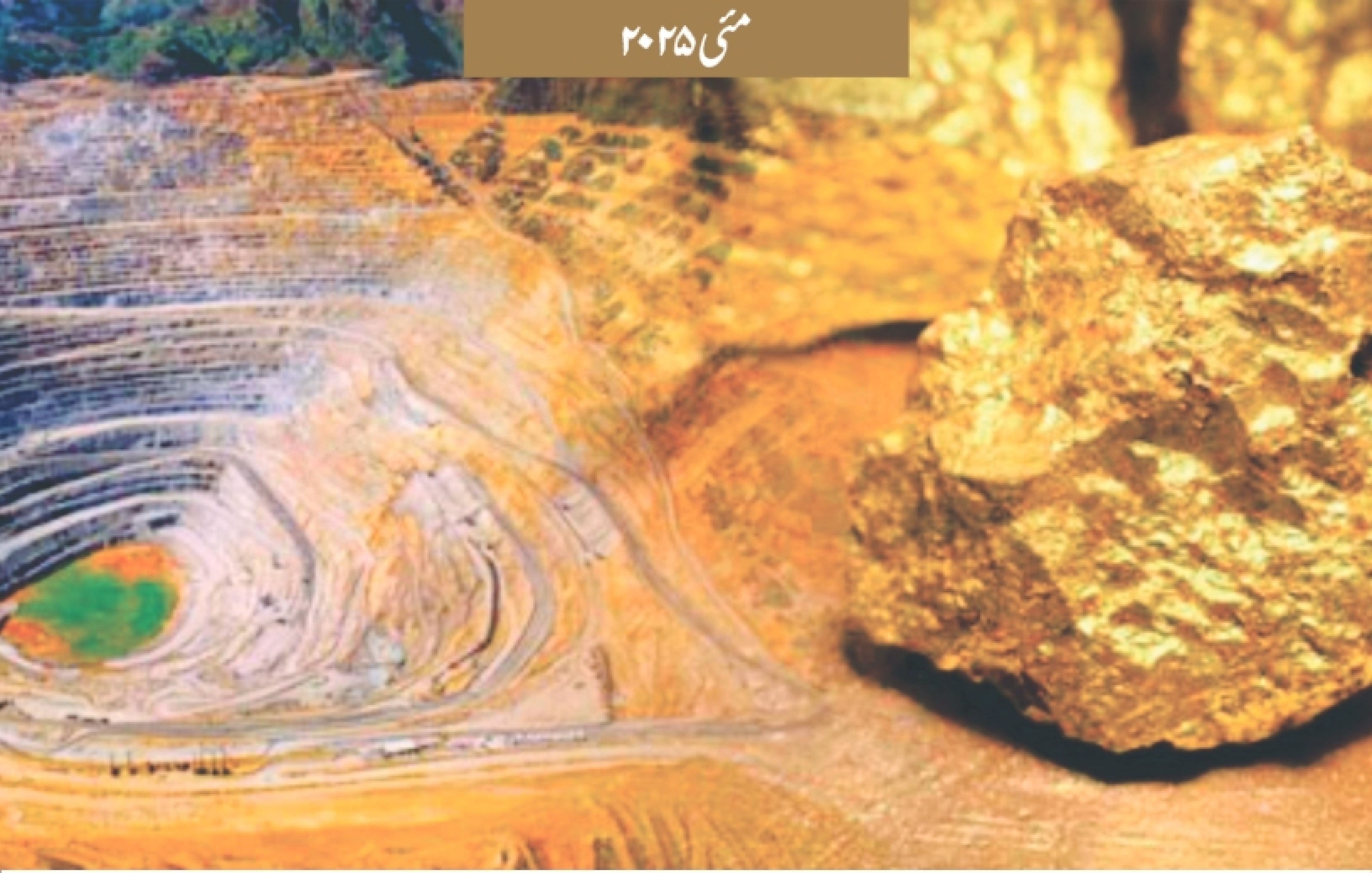

وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان قدرتی طور پر جس خطے میں موجود ہے وہاں مالک کائنات کے دیے ہوئے تمام موسموں کے ساتھ ساتھ ان گنت قدرتی وسائل بھی موجود ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ گزشتہ ۷۶ سالوں میں حکمرانوں نے اس میں بہا قدرتی پوشیدہ خزانوں سے حقیقی فائدہ نہیں اٹھایا۔ ماضی گواہ ہے کہ اگر کسی نے کوشش بھی کی تو اس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں لیکن موجودہ حکومت نے اس پوشیدہ قدرتی خزانے سے بھرپور انداز میں مملکت کی ترقی اور خوشحالی کے راستے نکالنے کا حتمی فیصلہ کرلیا، تو مخالفین بھی جاگ گئے بلوچستان میں امن کی تباہی کے منصوبے قوم پرستی کے نام پر شروع ہوگئے، دھماکے پر دھماکہ، جعفر ایکسپریس کا اغوا، فورسز پر حملوں میں سب کے تانے بانے غیر ملکی سازش، فنڈز کی فراہمی اور ازلی دشمن بھارتی واویلے سے منسلک دکھائی دیں لہذا سیاسی اور عسکری قیادت نے سر جوڑ کر فیصلہ کرلیا کہ پاکستان سے عزیز کوئی چیز نہیں، ریاست کا استحکام اور ترقی وخوشحالی سب سے پہلے، پاکستان ہی پہچان اور یہی ہماری ریڈ لائن ہے اس سلسلے میں حکومت نے ،، پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم ۲۰۲۵ء کا خصوصی اہتمام کر کے دنیا بھر کے سرمایہ کاروں، صنعت کاروں، تاجروں کو دو روز کے لیے دارالحکومت اسلام آباد مدعو کرلیا، مقصد صرف ایک ہی تھا کہ دنیا کو یہ بتایا جاسکے کہ ہمارے پاس قدرتی معدنیات کے ایسے خزانے موجود ہیں جنہیں ہم ترقی یافتہ ممالک کی سرمایہ کاری اور تجربے سے سب کے لیے سودمند بنا سکتے ہیں حکومت نے بین الاقوامی معیار کے انتظامات اور مہمان نوازی سے مہمانوں کو اس بات پر قائل کرلیا کہ بیرون ملک بیٹھ کر پاکستان اور پاکستان کے معاملات پر حقیقی معلومات حاصل نہیں کی جا

سکتیں، معاملہ سنجیدہ ہے لیکن حقیقت میں ہیں کو اکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ،، اگر اس منرلز کانفرنس کو غیر جانبدارانہ انداز میں دیکھا اور پرکھا جائے تو پہلی بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ حکومت۔ نے حالات اور وسائل میں رہتے ہوئے ایک اچھی کوشش سے ۳۰۰ سے زائد مندوبین دنیا بھر سے اکٹھے کر لیے، جو مستقبل میں کارآمد آسکتے ہیں ان میں امریکہ، برطانیہ، سعودی عرب، عوامی جمہوریہ چین، ڈنمارک، کینیا، فن لینڈ کے نمائندوں کے علاوہ امریکی محکمہ خارجہ کے اعلیٰ اہلکار اور سعودی عرب کے نائب وزیر برائے معدنیات سمیت مختلف ممالک کے وفود نہ صرف آئے بلکہ انہوں نے پاکستان میں وسیع معدنی امکانات میں خصوصی دلچسپی کا اظہار بھی کیا۔ کانفرنس کے دوران بیرک گولڈ سمیت کئی بین الاقوامی کمپنیوں نے معدنی شعبے میں تعاون کی یادداشتوں اور معاہدوں پر دستخط بھی کیے، بیرک گولڈ کے صدر مارک برسٹو کی موجودگی اس بات کا ثبوت تھی کہ عالمی کان کنی صنعت پاکستان میں عملی طور پر سرمایہ کاری کرنے کے لیے تیار ہے یہ کمپنی قبل ازیں بلوچستان میں ریکوڈک منصوبے میں ۵۰ فیصد شراکت داری کے ذریعے کام کر رہی ہے لہذا اس کمپنی نے اپنی سرمایہ کاری کو بڑھانے کی بھی خواہش کی پاکستان قدرتی معدنیات کے حوالے سے انتہائی مالا مال ملک ہے۔ بولان کی سنگلاخ چٹانوں سے گلگت بلتستان کی برف پوش چوٹیوں تک ہی نہیں، سندھ کے ریگزاروں سے پنجاب کے زرخیز میدانوں تک زیر زمین معدنی پوشیدہ خزانے موجود ہیں، بلوچستان میں سونا اور تانبہ، سندھ میں وسیع کوئلے کے ذخائر، پنجاب میں لوہے اور کوئلے کا ذخیرہ جبکہ خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان میں قیمتی پتھروں اور نایاب معدنی عناصر کے ذخائر دریافت ہو چکے ہیں۔ اس فورم پر مندوبین کو پہلے تمام معدنیاتی ذخائر کی آگاہی دی گئی پھر ان سے معدنیات کے حوالے سے ہی سوال وجواب کیے گئے جبکہ وزیراعظم پاکستان شہباز شریف، نائب وزیراعظم اسحاق ڈار اور آرمی چیف پاکستان عاصم منیر نے بھی خطاب کیا، شہباز شریف نے پاکستان کی پالیسی بارے بتایا اور مندوبین کو اعتماد میں لیتے ہوئے کہا، اب حکومت خام مال کی برآمدات کی اجازت بالکل نہیں دے گی لہذا غیر ملکی سرمایہ کار ہماری سہولتوں میں رہتے ہوئے مقامی سطح پر خام مال کا ویلیو ایڈیشن بنائیں گے پھر اسے برآمد کیا جا سکے گا یقیناً اس فیصلے سے مقامی صنعتوں کو فروغ اور مقامی لوگوں کو روزگار ملے گا۔ اس لیے بنیادی اصول پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکے گا، وزیراعظم کا کہنا تھا کہ پاکستان کی معدنی دولت قوم کی ہے اس لیے اسے عوامی خوشحالی کا ذریعہ بنایا جائے گا انہوں نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو دعوت دی کہ وہ پاکستان کی نئی سرمایہ کار دوست پالیسی سے فائدہ اٹھائیں اس طرح اشتراک اور تحقیق کے میدان میں کاروباری تعلقات میں اضافہ ہوگا اور بین الاقوامی سطح پر اعتماد سازی بڑھے گی۔ جبکہ ڈپٹی وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے

ایک اچھی کوشش سے ۳۰۰ سے زائد مندوبین دنیا بھر سے اکٹھے کر لیے، جو مستقبل میں کارآمد آسکتے ہیں ان میں امریکہ، برطانیہ، سعودی عرب، عوامی جمہوریہ چین، ڈنمارک، کینیا، فن لینڈ کے نمائندوں کے علاوہ امریکی محکمہ خارجہ کے اعلیٰ اہلکار اور سعودی عرب کے نائب وزیر برائے معدنیات سمیت مختلف ممالک کے وفود نہ صرف آئے بلکہ انہوں نے پاکستان میں وسیع معدنی امکانات میں خصوصی دلچسپی کا اظہار بھی کیا۔

ابتدائی کلمات میں کہا کہ پاکستان اپنی صلاحیتوں اور معدنیات کے خزانوں سے دنیا میں تیزی سے عالمی مائننگ پاور ہاؤس بننے کے لیے منفرد قابلیت کا حامل ہے اور حکومت نے بھی اس شعبے کی اہمیت کے مطابق اصلاحات کا آغاز کر دیا ہے۔ ہم ''نیشنل منرلز ہارمونائیزیشن ۲۰۲۵ء'' کے تحت پالیسیوں کو نہ صرف ہم آہنگ بلکہ سرمایہ کاری کو بھی آسان کر رہے ہیں اسحاق ڈار نے بتایا اس وقت ملکی جی۔ڈی۔پی میں معدنی حصہ صرف ۳.۲ فیصد ہے مگر اس میں کئی گنا اضافے کی گنجائش موجود ہے ان کا کہنا تھا کہ معدنی وسائل میں سرکاری منافع بخش نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے جدید اور پائیدار مستقبل کی ضمانت بھی ثابت ہوگی۔

یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان، خیبر پختونخواہ، گلگت بلتستان، پنجاب اور سندھ سمیت دیگر معدنیاتی علاقوں میں سرمایہ کاری کا عمل دخل امن سے مشروط ہوگا اس لیے امن وامان کی گارنٹی ہر سرمایہ کار کی پہلی ترجیح ہوگی۔ اس لیے فورم میں آرمی چیف پاکستان سید عاصم منیر نے اپنے خطاب میں یقین دہانی کرائی کہ حکومت کے ساتھ ساتھ عسکری قیادت بھی سرمایہ کاروں کے مفادات اور شراکت داری کے اعتماد کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط حفاظتی انتظام فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا اقتصادی استحکام اب قومی سلامتی کا ایک لازمی جز بن چکا ہے جو معدنیات اور ملکی ترقی، سلامتی، خوشحالی کے لیے ناگزیر ہے انہوں نے کہا بلوچستان کے معدنی منصوبہ پر کام کرنے والی کمپنیوں کو تحفظ ہر قیمت پر دیا جائے گا یقیناً اس یقین دہانی سے غیر ملکی مندوبین میں اعتماد بڑھا لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ اس وقت پاکستان معاشی اور سیاسی عدم استحکام میں مبتلا ہے اور ایسی

صورتحال میں ریاست کو بیرونی سرمایہ کاری کی اشد ضرورت ہے اس کانفرنس کا حقیقی مقصد بڑی خوش اسلوبی سے پورا ہو گیا۔ دنیا بھر کو یہ مثبت پیغام چلا گیا کہ اندرونی اور بیرونی چیلنجز اپنی جگہ، پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں بحرانوں میں بھی مستقبل کی جانب پوری طاقت سے پیش قدمی کی جا رہی ہے سیاسی اور عسکری قیادت کا اقتصادی میدان میں پرعزم ہو کر کام کرنا قومی سطح پر ہم آہنگی کا ثبوت ہے۔ یہی نہیں، حکومتی کوششوں سے عالمی سطح پر مندوبین کی بڑی تعداد میں شرکت بھی اس بات کی نشاندہی ہے کہ عالمی سطح پر پاکستان کا اعتماد بحال ہوا ہے۔ اس کامیاب کانفرنس سے ملکی ساکھ میں بہتری آئے گی کیونکہ بیرون ملک بیٹھے سرمایہ کار پاکستان کو جس انداز اور معیار پر پرکھنے کی کوشش کر رہے تھے وہ پاکستان آ کر غلط ثابت ہو گیا۔ حکومت نے اس فورم کے ذریعے جو" پاکستان" دنیا کے مندوبین کو دکھایا وہ یکسر ان کے ذہنوں سے مختلف نکلا لہذا اگر یہ کہا جائے کہ مندوبین کی پاکستان آمد، مصروفیت، ڈائیلاگ سے مثبت نتائج ضرور نکلیں گے کیونکہ حکومت نے واضح پیغام دے دیا ہے کہ منفی پروپیگنڈے کی فکر کرنے کی بجائے پرعزم پاکستان سے تعاون اور مشاورت کر کے کاروباری سرگرمیاں نہ صرف بڑھائی جائیں بلکہ یہ بات سمجھی جائے کہ پاکستان اپنے قدرتی وسائل کو دانشمندانہ انداز میں استعمال کر کے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو خوش آمدید کہنے کے لیے تیار ہے۔

اب حکومت خام مال کی برآمدات کی اجازت بالکل نہیں دے گی لہذا غیر ملکی سرمایہ کار ہماری سہولتوں میں رہتے ہوئے مقامی سطح پر خام مال کا ویلیو ایڈیشن بنائیں گے پھر اسے برآمد کیا جا سکے گا یقیناً اس فیصلے سے مقامی صنعتوں کو فروغ اور مقامی لوگوں کو روزگار ملے گا۔

اپوزیشن، قوم پرستوں اور دہشت گردوں کی "بے وقت کی راگنی" سے اس فورم کی کامیابی کے امکانات مخدوش سمجھے جا رہے تھے لیکن حکومت کی حکمت عملی اور مثبت اقدامات نے پرامید ہو کر کامیابی حاصل کر لی بلکہ اس فورم کو ایک تاریخی اقدام قرار دیا جا سکتا ہے۔ پاکستان معدنی دولت سے مالا مال ہے جو یقیناً ہماری آئندہ نسلوں کی امانت ہے حکومت کو فورم کے فیصلوں پر عمل درآمد کے لیے عملی اقدامات فوری طور پر کرنے ہوں گے۔ اعلانات اور معاہدوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بھی کوششیں تیز اور تسلسل سے امن و امان کی بہتری کرنی ہو گی جس سے ماضی کی غلطیوں کا ازالہ ہو سکے محنت اور خلوص نیت سے سب کو اپنی جگہ ذمہ داری پوری کرنی ہو گی بلکہ زیادہ مناسب بات یہ ہو گی کہ ہم، آپ اور حکومت انفرادیت کی بجائے اجتماعی بصیرت اور محنت سے اپنے وضع کردہ راستوں پر چل کر ریاست کو خود کفالت اور خوشحالی کی منزل تک پہنچائیں۔ تا کہ نئی نسل ہم سے گلہ نہ کر سکے کہ، آپ نے ہمارے لیے کیا کیا؟ پاکستان کو بے شمار چیلنجز کا سامنا ہے معاشی اشارے تو بہتر ہوتے دکھائی دے رہے ہیں عالمی ریٹنگ ایجنسی فچ (Fitch) نے بھی ملک کی مثبت ترقی کو تسلیم کر لیا ہے۔ وزیر اعظم، وزیر خزانہ اور قوم اس بہتری پر خوش ہیں لیکن کوئی چیز حاصل کر لینا مشکل ضرور ہے۔ اس سے آگے بڑھنا مشکل ترین ہوتا ہے دوسری جانب ترسیلات زر میں بھی اوورسیز پاکستانیوں نے ریکارڈ اضافہ کر کے حکومت پر اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔ حکومت نے بھی اوورسیز پاکستانیوں کا اسلام آباد میں ایک اہم اور بڑا کنونشن کر کے سمندر پار

پاکستانیوں کے دل جیت لیے۔ کنونشن سے وزیر اعظم شہباز شریف کے ساتھ سپہ سالار نے بھی خطاب کیا حکومت نے نشاندہی کی کہ انہیں سمندر پر پاکستانیوں کے مسائل سے آگاہی ہے۔ وزیر اعظم نے مشاورت کے بعد خصوصی عدالتوں کا قیام، یونیورسٹیوں میں پانچ اور میڈیکل کالجز میں ۱۵ فیصد کوٹے، سرکاری ملازمتوں میں عمر کی خصوصی رعایت کے ساتھ میرپور آزاد کشمیر میں بین الاقوامی معیار کا ایئرپورٹ اور زیادہ سے زیادہ ترسیلات زر بھیجنے والوں کے لیے ۱۵۔ سول ایوارڈز کا اعلان بھی کر دیا اس موقع پر آرمی چیف پاکستان جنرل سید عاصم منیر نے کہا کہ مٹھی بھر دہشت گرد پاکستان کی تقدیر کا فیصلہ نہیں کر سکتے، بلوچستان ہمارے ماتھے کا جھومر ہے، پاکستان فسٹ ترقی کی راہ میں ہر رکاوٹ ہٹائیں گے برین ڈرین، کا بیانہ بنانے والے سن لیں کہ یہ ''برین ڈرین'' نہیں ''برین گین'' ہے۔ کبھی مشکلات کے آگے جھکے، نہ ہی جھکیں گے، جب تک غیور عوام فوج کے ساتھ کھڑی ہے ہر مشکل سے نبرد آزما ہوں گے، کشمیر پاکستانیوں کی شہ رگ ہے، تھا اور ہمیشہ رہے گا، پاکستانیوں کا دل غزہ کے فلسطینیوں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔

اگر پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم اور سمندر پار پاکستانیوں کی کنونشن کا مجموعی جائزہ لیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح یہاں دکھائی دے گی کہ حکومت نے اپنی معاشی سرگرمیوں میں مستقبل کے لیے اچھی کامیابیاں حاصل کر لیں ہیں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا اور ۲۰۲۶ء میں پھر یہی محفل سجائی جائے گی تا کہ معدنیاتی شعبے میں تسلسل سے کام جاری رہے اس فورم سے جو رفتار بنی ہے اسے سرمایہ کاری اور عملی شراکت داری سے مستحکم کیا جائے گا فورم ۲۰۲۵ء ترقی وخوشحالی کا آغاز ہے اختتام ہرگز نہیں، معدنی شعبے میں نئے دور کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اب مثبت نتائج قوم کا مقدر بنیں گے۔ ان منصوبوں میں سب کی شراکت داری کا پلان مرتب کیا جا چکا ہے سرمایہ کار 40 فیصد، صوبہ اور وفاق 30،،30 فیصد، کسی صوبے یا علاقے سے خام مال کی برآمد نہیں ہو سکے گی، جس سے علاقائی کاروباری سرگرمیوں میں اضافے سے روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے اور اس میں مقامی لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔

یکم مئی

امتیاز احمد تارڑ

(کالم نگار اور اینکر ہیں، اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں)

اسلام ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف انسان کے عقائد اور عبادات کی رہنمائی کرتا ہے، بلکہ سماجی انصاف، معاشی مساوات اور انسانی حقوق کی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق محنت کش محض کوئی مزدور یا اجیر نہیں، بلکہ اللہ کا دوست اور عزت دار انسان ہے۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا: ”محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔“ (الطبرانی) یہی نہیں، رسولِ اکرمؐ نے خود محنت کی عظمت کو اپنے عمل سے ثابت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ”کسی شخص نے کبھی بھی اپنے ہاتھوں کی کمائی سے بہتر روزی نہیں کھائی۔“ (بخاری)

دنیا کی تاریخ میں کچھ ایام ایسے ہوتے ہیں جو نہ صرف ماضی کے ایک عظیم واقعے کی یاد دلاتے ہیں بلکہ حال کو بہتر بنانے اور مستقبل کو روشن کرنے کی تحریک بھی فراہم کرتے ہیں۔ یکم مئی بھی ایسا ہی ایک دن ہے جسے دنیا بھر میں یومِ مزدور کے طور پر منایا جاتا ہے۔

اسلام میں مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے: ”مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔“ (ابن ماجہ) اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ مزدور کی فلاح و بہبود کو یقینی بنائے۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ نے بازاروں میں خود جا کر مزدوروں اور محنت کشوں کی اجرت کی نگرانی کی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ”سب سے افضل عبادت حلال روزی کی تلاش ہے۔“ اسلام محض عبادات پر زور نہیں دیتا، بلکہ عملِ صالح کو ایمان کا لازمی جزو قرار دیتا ہے۔ ایک کسان، مزدور، کاریگر یا مستری جب خلوصِ نیت

سے محنت کرتا ہے، تو وہ بھی اللہ کے نزدیک عبادت گزاروں کی صف میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسلام نے انسان کو اس کی معاشرتی حیثیت سے نہیں، بلکہ اس کے عمل اور تقویٰ سے پرکھا۔ اس لیے مزدور کی عزت نہ صرف سماجی فرض ہے، بلکہ دینی تقاضا بھی ہے۔

دنیا کی تاریخ میں کچھ ایام ایسے ہوتے ہیں جو نہ صرف ماضی کے ایک عظیم واقعے کی یاد دلاتے ہیں بلکہ حال کو بہتر بنانے اور مستقبل کو روشن کرنے کی تحریک بھی فراہم کرتے ہیں۔ یکم مئی بھی ایسا ہی ایک دن ہے جسے دنیا بھر میں یومِ مزدور کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن ان لاکھوں محنت کشوں کی قربانیوں، جدوجہد اور حقوق کے لیے آواز بلند کرنے کی علامت ہے جنہوں نے انسانی وقار، مساوات اور انصاف کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ دیا۔

یومِ مزدور کا آغاز ۱۸۸۶ء میں امریکہ کے شہر شکاگو سے ہوا۔ وہاں کے مزدور آٹھ گھنٹے کام کے اصول کے حق میں مظاہرے کر رہے تھے۔ ان مظاہروں کے دوران ہونے والی پولیس کارروائی میں کئی مزدور شہید ہو گئے۔ ان جانوں کی قربانی رائیگاں نہ گئی، بلکہ یہی واقعہ عالمی سطح پر مزدور تحریک کا نقطہ آغاز بن گیا۔

۱۸۸۹ء میں انٹرنیشنل سوشلسٹ کانگریس نے ہر سال یکم مئی کو مزدوروں کے دن کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا۔ آج کا محنت کش روز افزوں مہنگائی، غیر منصفانہ اجرتوں، طویل اوقاتِ کار اور سہولتوں کی کمی کا شکار ہے۔ فیکٹریوں، کھیتوں، تعمیراتی شعبوں اور کانوں میں کام کرنے

والا مزدور آج بھی ان بنیادی حقوق سے محروم ہے جن کا وعدہ آئین اور عالمی معاہدے کرتے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ دنیا کی معیشت ان ہی محنت کشوں کے کندھوں پر کھڑی ہے، مگر انہیں تحفظ، تعلیم، علاج اور وقار دینے میں کوتاہی برتی جارہی ہے۔

یومِ مزدور ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ترقی یافتہ معاشرے وہی ہوتے ہیں جہاں محنت کو عزت، مزدور کو سہارا اور قانون کو برتری حاصل ہو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم محض تقاریر یا جلوسوں تک محدود نہ رہیں، بلکہ عملی اقدامات کے ذریعے مزدور کے معیارِ زندگی کو بہتر بنائیں۔ وہ ہاتھ جو دن بھر مزدوری کرتے ہیں، اُنہیں صرف روٹی نہیں، عزت، تعلیم اور تحفظ بھی چاہیے۔

دنیا میں جب بھی ترقی، تہذیب یا تمدن کی تاریخ رقم ہوتی ہے، اس میں کہیں نہ کہیں ایک مزدور کی ہتھوڑی کی آواز ضرور سنائی دیتی ہے۔ یکم مئی کا دن ہمیں اس طبقے کی یاد دلاتا ہے جو اپنی زندگی کی تمام توانائیاں زمین سے سونا اگانے، بلند عمارتوں کو آسمان سے ہمکلام کرنے اور کارخانوں میں دھڑکتے دل کی مانند مشینوں کو حرکت دینے میں صرف کر دیتا ہے۔ یہ دن ہمیں شکاگو کے اُن عظیم مزدوروں کی قربانی کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے ۱۸۸۶ء میں اپنے بنیادی حقوق کے لیے آواز بلند کی اور جان دے کر یہ ثابت کر دیا کہ انصاف کا سورج صرف ایوانوں میں نہیں، فیکٹریوں، کھیتوں اور تعمیراتی میدانوں میں بھی طلوع ہونا چاہیے۔ پاکستان میں مزدور وہ خاموش معمار ہے، جس کی محنت ہر فجر سے پہلے جاگتی ہے اور ہر شام تھکن کی چادر اوڑھ کر سوتی ہے۔ وہ جو اینٹیں تو جوڑتا ہے مگر اپنے بکھرے خوابوں کو جوڑنے سے قاصر ہے۔ جو دوسروں کے گھروں

کی چھت بناتا ہے، مگر خود بارش میں بھیگتا ہے۔ یومِ مزدور صرف چھٹی کا دن نہیں، یہ ضمیر کی عدالت میں مزدور کے مقدمے کی سماعت کا دن ہے۔ یہ دن یاددہانی ہے کہ اگر مزدور کو اس کی محنت کا پورا صلہ نہ دیا جائے، تو معیشت کا محل ریت کی دیوار بن جاتا ہے۔

یومِ مزدور ایک دن نہیں، ایک تحریک ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ انصاف، برابری اور احترام صرف امیروں کا حق نہیں، بلکہ وہ اس ہاتھ کا حق ہے جو معاشرے کو تشکیل دیتا ہے۔ اگر ہم ایک منصفانہ، پرامن اور خوشحال معاشرہ چاہتے ہیں، تو ہمیں مزدور کی عزت کو معاشرتی شعار بنانا ہوگا۔

نیا میں جب بھی ترقی، تہذیب یا تمدن کی تاریخ رقم ہوتی ہے، اس میں کہیں نہ کہیں ایک مزدور کی ہتھوڑی کی آواز ضرور سنائی دیتی ہے۔ یکم مئی کا دن ہمیں اس طبقے کی یاد دلاتا ہے جو اپنی زندگی کی تمام توانائیاں زمین سے سونا اگانے، بلند عمارتوں کو آسمان سے ہمکلام کرنے اور کارخانوں میں دھڑکتے دل کی مانند مشینوں کو حرکت دینے میں صرف کر دیتا ہے۔

گرمی اور دھوپ میں مزدوری، پسینے سے لکھی جانے والی جدوجہد کی داستان، جب سورج نصف النہار پر ہوتا ہے، آسمان پر بادل نہیں ہوتے، زمین سے حرارت اٹھتی ہے، اور ہوا گرم سانس کی طرح جسم کو چھوتی ہے، تب بھی کچھ لوگ ہیں جو کام سے باز نہیں آتے۔ یہ وہ مزدور ہیں جو ہمیں سڑکیں، عمارتیں، فصلیں اور شہروں کی چمک دمک فراہم کرتے ہیں۔ ان کا دن سورج کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور اندھیرے میں ختم ہوتا ہے، اور یہ سب کچھ وہ محض چند سکوں کے لیے کرتے ہیں تاکہ اپنے اہل خانہ کو دو وقت کی روٹی مہیا کر سکیں۔ ۴۵ ڈگری سینٹی گریڈ کی جھلسا دینے والی گرمی میں کام کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ کھلے آسمان تلے، بغیر کسی چھاؤں کے، جب ہر سانس گرم محسوس ہوتی ہے، تب مزدور کا جسم پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے۔ سر چکرانے لگتا ہے، پیاس شدت اختیار کرتی ہے، لیکن پانی تک رسائی محدود ہوتی ہے۔ دن بھر کا جسمانی بوجھ، اوزاروں کی گرمی، اور دھوپ کی تپش مزدور کی ہڈیوں تک اتر جاتی ہے۔

مزدوری صرف جسمانی نہیں، ذہنی مشقت بھی ہوتی ہے، دھوپ میں صرف جسم نہیں جلتا، دل اور دماغ بھی تھک جاتے ہیں۔ مزدور کو ہر لمحہ یہ سوچنا ہوتا ہے کہ کام کی رفتار کم نہ ہو، مالکان ناراض نہ ہوں اور کسی طرح شام تک اپنی دیہاڑی بچا سکے۔ یہ وہ دباؤ ہے جو مزدور کو جسمانی کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر بھی تھکا دیتا ہے۔ صبر، شکر اور دعائیں ان تمام مشکلات کے باوجود مزدور نہ احتجاج کرتا ہے، نہ کام چھوڑتا ہے۔ وہ شکر گزار رہتا ہے کہ "چلو کام تو ملا ہے۔" اس کی آنکھوں میں ایک ہی خواب ہوتا ہے: بچوں کو تعلیم دلانا، بیوی کو دوائی لانا، اور بوڑھی ماں کے ہاتھ میں کچھ پیسے رکھنا۔ اس کی دعا سادہ مگر باا‌ثر ہوتی ہے: "یا اللہ! رزق حلال عطا فرما۔"

یہاں سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے ان کے لیے کچھ کیا؟ کیا ہم نے کام کی جگہوں پر پانی، چھاؤں اور وقفے کا انتظام کیا؟ کیا ان کے لیے موسم کی شدت کے لحاظ سے اوقاتِ کار میں نرمی کی؟ کیا ہم نے ان کو عزت دی، جس کے وہ مستحق ہیں؟ اگر جواب "نہیں" ہے تو یہ لمحۂ فکریہ ہے۔

ہماری معیشت کی بنیاد ایک مزدور کا پسینہ صرف اس کے بچوں کی زندگی کا سہارا نہیں، بلکہ پوری قوم کی ترقی کا زینہ ہے۔ ہمیں اس پسینے کی قدر کرنی چاہیے، اس کے تحفظ کو یقینی بنانا چاہیے اور اس کے وقار کو بلند کرنا چاہیے۔ گرمی میں مزدور کا کام کرنا ایک جہاد ہے، ایک عبادت ہے، ایک قربانی ہے۔ ان کی محنت کو سلام، اور ان کی زندگی کو آسان بنانے کے لیے ہر سطح پر عملی اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ معاشرہ اسی وقت ترقی کرتا ہے جب اس کے مزدور محفوظ، باعزت اور مطمئن ہوں۔

آیئے! آج ہم یہ عہد کریں کہ مزدور صرف ''اوزار'' نہیں، بلکہ ''اختیار'' کا بھی حقدار ہے۔ اس کی عزت، اس کا حق اور اس کی فلاح ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ جب مزدور مسکراتا ہے، تو قوم کی پیشانی پر خوشحالی کی لکیریں ابھرتی ہیں۔

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی ڈالر
1	قائداعظم محمد علی جناح خطبات و بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح خطبات و بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-06
3	قائداعظم محمد علی جناح خطبات و بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اُردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سنہری اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	اقوال قائد (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بانی محمد علی جناح	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح ایوان کا دورہ (از عزیز بیگ)	انگریزی	250/-	$-10
10	مادرملت سرایات	اُردو	250/-	$-10
11	مادرملت تصویری البم	اُردو	250/-	$-10
12	پاکستان وشل کرافٹس	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کرانولوجی 1947ء تا 2006ء (چوہدری)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کرانولوجی 1947ء تا 2006ء (پیپر بیک) (چوہدری)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان ـ منظریاں	انگریزی	250/-	
16	پاکستان ـ بنیادی حقائق	انگریزی	50/-	$-02
17	آئینہ پاکستان ایک طائرانہ نظر	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان ـ فرام ہائی عجوبہ فوٹوز (محمد امین ـ ڈکن ولس ـ گراہم ریکاک)	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان آئینی مسودوں کی نظر میں (پیپر بیک ایڈیشن)	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/-	$-20
20	اسلامی تصویری خطاطی	انگریزی	2500/-	$-125
21	جانوروں کے کتابچے	انگریزی	60/-	
22	ڈاکٹر پب گلیں	انگریزی	200/-	$-12
23	ٹرک آرٹ	انگریزی	200/-	$-08
24	گندھارا آرٹ ان پاکستان (از ڈاکٹر احمد حسن دانی)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم آرکیٹیکچرل ہیریٹیج آف پاکستان (از ڈاکٹر احمد حسن دانی)	انگریزی	100/-	$-04
26	اسلامی معاشرتی اقدار	اُردو	15/-	$-01
27	دستِ افکار (علامہ اقبال کی شاعری سے انتخاب)	اُردو	100/-	$-04
28	رحمت کا فرشتہ (عبدالستار ایدھی)	انگریزی	615/-	$-50
29	ماہ نو غالب (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
30	ماہ نو اقبال (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	350/-	$-17
31	ماہ نو قائداعظم (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
32	ماہ نو فیض نمبر (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
33	ماہ نو احمد فراز (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
34	ماہ نو احمد ندیم قاسمی (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
35	ماہ نو جالب نمبر (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
36	ماہ نو عشق (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
37	ماہ نو انتخاب دوم (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
38	ماہ نو انتخاب 2018ء (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
39	ماہ نو سرسید احمد خان (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-15
40	ماہ نو حسرت موہانی (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
41	ماہ نو (ماہنامہ) (گزشتہ شمارے)	اُردو	100/- فی شمارہ	
42	ماہ نو (ماہنامہ) (آن لائن)	اُردو		
43	پاک جمہوریت (ماہ کرم) (کلیکشن ایڈیشن)	اُردو	10/-	
44	پاک جمہوریت (ماہنامہ) (گزشتہ شمارے)	اُردو	100/- فی شمارہ	
45	پاک جمہوریت (ماہنامہ) (آن لائن)	اُردو		
46	پاکستان پکٹوریل	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، بی۔ ایف بلڈنگ، زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ریجنل آفس: 291اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔